

ایکشن سے متعلق سینیٹ کی قرارداد غیر آئینی

نرخوں میں اتنا اضافہ کیا جائے کہ غیر ملکی سرمایہ کاروں کیلئے اس شبہ میں سرمایہ کاری کیلئے کشش زیادہ ہو جائے جو بہر حال ظالماً نہ رہے۔ پاکستان میں ہر حکم اور ادارہ خطرناک حد تک کرپشن میں مبتلا ہو چکا ہے۔ روپیہ ارکی مکومیت کا ڈکھار ہے، اس معاشی افراتفری میں اشیاء کی قیتوں کا کنٹروں میں رہنا ممکن نظر نہیں آ رہا۔ بے شارٹس بھی قیتوں میں اضافہ کا موجب بن رہے ہیں۔ ذخیرہ اندوزی ناجائز بلکہ مارٹینٹ اور سد میں رکاوٹ بھی مہنگائی کا باعث ہوتی ہے۔ بے دریغ یہ گے غیر ملکی قرضہ جات بھی میشیں کمزور کرتے ہیں، ٹکوتی اخراجات اور معاشی خارہ پورا کرنے کیلئے بے تحاشا نوٹ چھاپے سے بھی افراط اور پچلتا ہے۔ دولت کی غیر مساوی تقسیم بھی مہنگائی کو پڑھا وادیتی ہے کیونکہ دولت مند افراد کم اسکل کے حال لوگوں کو لوٹنے لگ جاتے ہیں جو مہنگائی کا باعث بننے ہیں۔ آئے روز بھل کی قیتوں میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ حکومت نے گیس بھی مہنگی کرنا شروع کر دی ہے۔ گیس کی صفتی صارفین، اسیل اندھری پر ہوگا تو پھر ظاہر ہے کہ اس سے عام آدمی بہت متاثر ہو گا۔ اور پاکستان ولڈہ مگر اندر میں 125 ممالک میں 102 دیں نمبر پر ہے۔ ہمارے ملک میں گزشتہ کچھ عرصہ میں بیرون گاری اور مہنگائی کی وجہ سے لوگوں کو دو دفعت کی روٹی میشنسیں ہے۔ مہنگائی سے عوام کے صبر کا پیان لبریز ہو رہا ہے، عوام نفیاتی مریض بننے جا رہے ہیں، ارباب احتیار کو سنجیدگی سے سوچنا چاہیے کیونکہ اب مزید معاشی قلت کی موج متحمل نہیں ہو سکتی، علاوه اذیں جس بے رحمی کے ساتھ عوام کی معاشی زندگی اور مستقبل کے خواب چکنا چور ہوتے رہے ہیں۔ وہاب بھی ”آرزو مطلب اور تمنا بے تاب“، جسمی نفیاتی کشکش میں بٹتا ہیں۔

قوم دہشت گردی کے خاتمه کیلئے پر عزم

شامی وزیرستان کے علاقہ میر علی میں جنوپی پنجاب کے ضلع ڈیہ غازی سے تعلق رکھنے والے 6 محنت کش لوگوں قتل کر دیا گیا، مقتولین کی میر علی بازار میں ہمیر کنگ کی دکان تھی، میدیا کی اطلاع کے مطابق مقتولین کی لاشیں میر علی بازار کے قریب کھیتوں سے ملی ہیں۔ تمام افراد کو گولیاں مار کر قتل کیا گیا۔ اس اجتماعی قلت کی ذمہ داری فی الحال کسی دھنگر دگر کوپ نے قبول نہیں کی ہے۔ اور یاک اور خبر کے مطابق سکیورٹی فورس نے دھنگر دوں کی موجودگی کی اطلاع پر شامی وزیرستان میں آپریشن کیا جہاں شدید فائزگ مک کے چالوں میں ایک خودکش بمبار سمیت چار دھنگر دہلاک ہوئے۔ آئی اس پی ار کے مطابق علاقہ میں دھنگر دوں کو ختم کرنے کیلئے آپریشن کیا گیا۔ فورس ملک سے دہشت گردی کی لعنت کو ختم کرنے کیلئے پر عزم ہیں۔ پاکستان میں دھنگر دگر وہ اور ان کے ماسٹر مائنڈز کی شر ایجمنٹ حکمت عملی کے تحت کارروائیاں کر رہے ہیں۔ صوبائیت، نسلی، لسانی اور مذہبی فرقہ واریت کے لبادہ میں بھی دہشت گردی کی وارداتیں کر رہے ہیں۔ دھنگر دگری کی ان تمام جھوتوں کا مرکزی نکتہ ریاست پاکستان پر اپنا اقتدار قائم کرنا ہے۔ دھنگر دگری کے حالیہ واقعات سے اس بات کی تصدیق ہو گئی ہے کہ دھنگر دوں کی سہولت کاری مسلسل جاری ہے، وہ مکمل مصوبہ بنندی کے ساتھ جب جب تجھا ہے پاکستانی اداروں اور عوام کے مقادرات کو بھاری جانی اور ملی اقصان پہنچادیتے ہیں۔ اس وقت دھنگر دوں کو سب سے زیادہ طاقت اندر ہوئی سہولت کاروں سے حاصل ہو رہی ہے۔ ہر دھنگر دگری کی وارداتیں واسٹ کار سہولت کاروں کا بہت بڑا کردار ہے۔ گمراہ حکومت نے اگست 2023 میں غیر قانونی تاریکین وطن پر زور دیا کہ وہ اکتوبر کے آخر تک رضا کارانہ طور پر پاکستان سے نکل جائیں، سکیورٹی خدشات کو سامنے رکھا جائے تو یہ فیصلہ انتہائی ضروری ہے بلکہ اسی سال پہلے ہی اس پر عمل ہونا چاہیے تھا۔ اقوام متحده کے ہائی کمشنر میجیٹ مہاجرین کی 2023 کی روپوٹ کے مطابق پاکستان میں پناہ گزیوں کی 99 فیصد تعداد افغانستان کے باشندوں پر مشتمل ہے۔ 2022 میں کابل پر طالبان کے قبضہ کے بعد بھی افغانستان سے لاکھوں لوگ پاکستان میں داخل ہوئے۔ خیر بخون خواستہ میں اضافہ کیا جائے اور اس کے

پاریمان کے ایوان بالا سینیٹ میں جو 19 اکتوبر پر مشتمل ہے، کسی پیشگوئی اطلاع کے بغیر صرف 14 اکتوبر کی موجودگی میں 8 فروری کو طے شدہ انتخابات کے اتواء کی قرارداد کا اچانک پیش کیا جانا اور بعض 12 اکتوبر کی حمایت سے منظور کر لیا جانا ملک بھر میں بجا طور پر گھرے شوک و شبہات کے ساتھ دیکھا گیا۔ خیر بخون خواستہ سینیٹ کے آزادوں کو اسکا انتخاب میں شرکت کی اجازت سے قرارداد پیش کی جس میں ایکشن کمیشن سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ امن و امان کی صورت حال اور خراب موسم کے باعث انتخابات ملوٹی کیے جائیں اور ماحول ساز گار ہونے کے بعد نیا انتخابی شیڈول جاری کیا جائے۔ مسلم لیگ (ن) کے سینیٹ افغان اللہ اور گمراہ وفاقی اور اطلاعات مرکزی سولٹی نے قرارداد مخالفت کی جبکہ پیٹی آئی کے رکن گردی پر سنگھ اور پیپلز پارٹی کے سینیٹ ہرہ منڈنگی نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ مزید پر اسرار باتیں یہ کسی بھی رکن نے کوئم پورانہ ہونے کی نشاندہی نہیں کی جبکہ ایسا کیا جاتا تو قرارداد ایوان میں پیش ہی نہ کی جاسکتی۔ سینیٹ افغان اللہ کہنا تھا کہ 2008 اور 2013 میں حالات اسے زیادہ خراب تھے اس کے باوجود ایکشن کرائے گئے، سکیورٹی کا بہانہ کر کے ایکشن ملوٹی ہوئے تو کبھی نہیں ہوں گے۔ بلوچستان عوامی پارٹی کے سینیٹ پرنس غرنے کیا کہ ہمارے علاقہ میں درجہ حرارت منقی ہے، جلانے کیلئے لکڑی نہیں، سردوی کی وجہ سے ہمارا وہ تو اپنے مقام پر ہے ہی نہیں، وہ بھرت کر جاتا ہے۔ امید ہے کہ ایکشن کمیشن اس پر غور کرے گا۔ قرارداد کی مظہوری کے فوائد سینیٹ سینکڑی میں نہیں اس کا اعلامیہ جاری کر دیا جس میں کہا گیا ہے کہ ایکشن کمیشن ملکی صورت حال کے پیش نظر ایکشن شیڈول کو فوری تبدیل کرے۔ دوسرا جائب گمراہ وفاقی حکومت، ایکشن کمیشن، مسلم لیگ (ن)، پیپلز پارٹی، تحریک انصاف اور جماعت اسلامی نے انتخابات کے اتواء سے متعلق سینیٹ سے منظور ہونے والی قرارداد کو ایکشن پر حمل قرار دیتے ہوئے مسٹر کر دیا۔ پیپلز پارٹی نے قرارداد مخالفت کرنے پر اپنے سینیٹ بہرہ منڈنگی کو شکا کا نوش جاری کرتے ہوئے سات دن کے اندر جواب طلب کر لیا۔ گمراہ وفاقی وزیر اطلاعات نے وضعت کی ہے کہ حکومت کو کسی حلقوی طرف سے ایسا کوئی بیان نہیں ملا کہ انتخابات نہیں ہوئے چاہئیں جبکہ ایکشن کمیشن نے اپنے بیان میں واضح کیا ہے کہ سینیٹ قرارداد کی کوئی حیثیت نہیں، عام انتخابات 8 فروری کو ہوں گے۔ پریم کورٹ کے سوا کسی کے احکامات ایکشن شیڈول پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ سینیٹ کی قرارداد کا ایکشن شیڈول پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ان حقائق کی روشنی میں یہ کہنا غلط ہو گا کہ ایکشن انشاء اللہ طے شدہ تاریخ پر ہی ہوں گے۔ سینیٹ کی قرارداد کی کوئی قاتوفی اور آئینی حیثیت نہیں البتہ اس پر اپنہ ارتشویش رائی کا پہاڑ بنانے کے متادف ہے۔

مہنگائی نے ملکی میشیت و عوام کی کمر توڑ کر رکھ دی

سال 2023 بدرین مہنگائی کا سال رہا، مہنگائی نے گزشتہ سال کے دوران 37 فیصد کی انتہائی بلند شرح کو عبرو کیا جبکہ کھانے پینے کی اشیاء میں اوسطاً 50 فیصد سے زیادہ اضافہ کاریکاری رکھ دی۔ ملکی اسی سال قائم ہوا۔ پی ڈی ایم حکومت کے ساتھ گمراہ حکومت بھی مہنگائی پر تقاوی کرنے میں ناکام رہی۔ 2023 کے دوران بھلکی، گیس کی قیمت میں اضافہ نے ہمارے عوام کی میشکلات میں مزید اضافہ کر دیا۔ ملک کے لاکھوں خاندان مہنگائی کی بنا پر زندگی تجھ محسوس کر رہے ہیں۔ نچلا طبقہ تو ہے ہی بیچارہ یعنی اب تو مہنگائی نے متوسط طبقہ کی بھی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ اب متوسط طبقہ بہت سی اشیاء جن میں بکرے اور مرغی کا گوشہ، اعلیٰ معیار کے چاول اور دلوں کو اپنے مینیو سے خارج کر چکا ہے۔ آج متوسط طبقہ کی اکثریت بیکوں یا انفرادی افراد کی مفروض ہے۔ اپنے بھلکی کے مل ادا کرنے کے لیے اپنے زیورات بڑی تعداد میں فرودخت کر رہے ہیں۔ حکومت کے مطابق بھلکی کی کمی پر تقاوی پانے کا صرف یہ طریقہ ہے کہ عالمی بینک اور آئی ایم ایف کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے بھلکی گیس کی سب سڑی ختم کر دی جائے اور اس کے

فیصد تک محدود ہو گیا ہے۔ محصولات میں اضافہ ہوا ہے اور غیر سودی اخراجات میں کمی کی وجہ سے پر ائمہ سرپالس میں بہتری آ رہی ہے۔ وزارت نژادہ کے اعداد و شمار کے مطابق رواں مالی سال کے پہلے چار ماہ میں مالیاتی خسارہ 7.61 ارب روپے ریکارڈ کیا گیا ہے جو گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 8.65 ارب روپے تھا۔ جولائی سے اکتوبر تک مجموعی وفاقی محصولات کا جم 6.62 ارب روپے ہے جو گزشتہ سال اسی مدت میں 1316 ارب روپے تھا۔ محصولات کے اضافہ میں نان ٹکر ریونٹنے اہم کردار ادا کی جس میں 300 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ ایف بی آر کے محصولات میں 29 فیصد کی شرح سے نموری کارڈ کی گئی۔ فیڈرل ایکسائز ڈپٹی کی مدد میں وصولوں کی شرح 62.8 فیصد اور برادرست ٹکیوں میں 42.2 فیصد کی شرح نموری۔ مجموعی اخراجات میں 35 فیصد اضافہ ہوا۔ جاری اخراجات میں 44 فیصد کی شرح سے نمو ہوتی ہے جن میں مارک اپ اور ٹکیوں کا حصہ زیادہ ہے۔ پاکستان کے معاشی بحران کی جذبیت مالیاتی خسارہ میں پوسٹ میں اور اس پر قابو پانے کیلئے کسی بھی اقدام کا خیر مقدم کیا جانا چاہیے۔ بڑھتے ہوئے قرضوں اور غیر ملکی زر مبادله کے بحران کو ختم کرنے کیلئے ابھی بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔

میکس ٹکر کو فروع دینے کیلئے ٹھوس اقدامات کیے جائیں

ہماری حکومتیں آئی ایف اور ولہ پینک سے غیر ملکی قرض حاصل کرنے کیلئے تو پلان کرتی ہیں لیکن ملک اور عوام کی بہتری کیلئے بھی پروگرام ترتیب نہیں دیتی ہیں، ایسے ہی اقدامات کا نتیجہ ہے کہ آن ملک کا بچہ غیر ملکی قرضوں کی زنجیر میں جکڑا ہوا ہے۔ دوسری جانب ایک روپورث کے مطابق رواں مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران تجوہ اور طبقہ نے گزشتہ مالی سال کے اسی دورانیہ کے مقابلہ میں 38 فیصد اضافہ کے ساتھ 158 ارب روپے کا لیکس جمع کرایا ہے، دوسری طرف اس دوران برآمد کنندگان نے 4.3 ہزار ارب روپے کمائے ہیں اور اس کا مخفی ایک فیصد یعنی 46 ارب روپے لٹر لیکس جمع کرائے ہیں۔ بلاشبہ ملک چلانے کیلئے حکومت کو محصولات کی ضرورت ہوتی ہے۔ ملک کا لیکس نظام بنیادی طور پر صرف محصولات میں کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے بلکہ اس کے ذریعے کاروباری سرگرمیوں کو فروغ اور سرمایہ کاری کیلئے قابلِ اعتماد ماحول میا کیا جاتا ہے۔ موثر لیکس نظام میں تالی دنوں ہاتھوں اور فروغ اور سرمایہ کاری کیلئے قابلِ اعتماد ماحول میا کیا جاتا ہے۔ موثر لیکس نظام میں دعاوں ثابت ہوں گے جس میں آئی ایف سے قرض، سپلائی میں رکاوٹیں کم کرنا، سیاسی استحکام اور دیگر عوامل شامل ہے۔ پاکستان کو آئی ایف سے 70 کروڑ ڈالر قرض کی دوسری قسط کی توقع ہے جو کہ گزشتہ مالی سال 17 فیصد تھی۔ روپورث میں متعدد عوامل کا حوالہ دیا گیا جو معاشری بھائی میں معاون ثابت ہوں گے جس میں آئی ایف سے قرض، سپلائی میں رکاوٹیں کم کرنا، سیاسی استحکام اور دیگر عوامل شامل ہے۔ پاکستان کو آئی ایف سے 70 کروڑ ڈالر قرض کی ابتدائی منظوری مل گئی ہے جس سے زر مبادله کے ذخیرہ کو بڑھانے اور قرضوں کی تادہندگی کو روکنے میں مدد ملے گی۔ موجودہ پروگرام مارچ 2024 میں ختم ہونے کے بعد پاکستان مکمل طور پر آئی ایف کے ساتھ ایک طویل مددی معابدہ پر بھی بات چیت کرے گا۔ اس بات کو بینی بنایا جانا ضروری ہے کہ برادرست غیر ملکی سرمایہ کاری لوگوں کی زندگیوں کو بہتر بنائے گی۔ غیر ملکی سرمایہ کاراپنے دفاتر اور پیداواری یوٹ ہیاں لگا کرے گا اور پاکستان سے دنیا بھر میں اپنی مصنوعات برآمد کر سکتے ہیں۔ پاکستان آئی ایف میں تیزی سے ترقی کر رہا ہے اگر غیر ملکی کپنیاں اپنے دفاتر یہاں قائم کریں تو باصلاحیت نوجوانوں کو بہتر ملازمتیں میسر آ سکتی ہیں۔ موجودہ بحرانوں کا تریاق سب کو معلوم ہے۔ لیکن کے نظام کو بہتر بنانا اور اسے معملاً اور غیر ملکی سرمایہ کاری کو تحریک کرنا جو کہ جی ڈی پی کے 15 فیصد حصہ سے بھی کم ہو چکی ہے اور تو انہی کے شعبہ کو تھیک کرنا جو گردشی قرضوں میں اضافہ کی بڑی وجہ ہے۔

افغان پناہ گزینوں کی وجہ سے غیر قانونی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا، جو ٹکر دوں کیلئے سہولت کاری شروع ہو گئی۔ جرائم کی بھرمار ہوئی، یوں پاکستان کو ناقابلٰ نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ افغانستان سے جدید امریکی اسلامی پاکستان اسٹکنگ اور ای ٹی پی کا سیکھی رئی فورمز اور پاکستانی عوام بخلاف امریکی اسلامی استعمال افغان عبوری حکومت کا اپنی سر زمین پاکستان کیخلاف استعمال نہ ہونے دینے کے دعوؤں پر بہت بڑا سوال پیدا نہیں ہے۔

معیشت کی بھائی کیلئے ضروری اقدامات کئے جائیں

خصوصی سرمایہ کاری سہولت کو سل کی ایکس کمپنی نے سرمایہ کاروں کو خاص طور پر ملک کے دور دراز علاقوں میں سہولت فراہم کرنے کیلئے انفرائی اسٹریکچر کی ترقی کرنے پر بھی اتفاق کیا۔ اجلاس میں سعودی عرب اور قطر کے ساتھ دو طرفہ تعلقات، سرمایہ کاری کے معابدہ کو تحقیقی دھن دینے کے ساتھ ساتھ متعدد عرب امارات اور کویت کے ساتھ مفاہمت کی یادداشتلوں اور فریم ورک معابدہوں پر وثیقہ سمیت دوست ممالک کے ساتھ معاشری روابط میں اضافہ کرنا۔ کمپنی نے اسٹکنگ اور ڈنرزوں کے خلاف کارروائی بھاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا۔ ایکس کمپنی کا آٹھواں اجلاس لگراں و زیر اعظم کی زیر صدارت ہوا جس میں آرمی چیف، وفاقی کامپین، صوبائی وزراء اعلیٰ اور اعلیٰ سطح کے سرمایہ کاری خامنے شرکت کی۔ کسی بھی ملک میں برادرست غیر ملکی سرمایہ کاری اس بات کی علامت ہے کہ وہ ورنی دنیا اس ملک کی معیشت کو سل کی معیشت کیلئے ایک قابلٰ قدر جگہ بھیت ہے اور یہ اس ملک کی معیشت کیلئے ایک ثابت اشارہ ہے۔ سرمایہ کے استعمال سے حاصل ہونے والے منافع کا انفرائی اسٹریکچر کی تغیر، محنت کی دیکھ بھال اور تعلیم کو بہتر بنانے، پیداواری صلاحیت بہتر بنانے اور صنعتوں کو جدید بنانے کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بوم برگ کی ایک روپورث کے مطابق مالی سال 2024 میں پاکستان کی مجموعی ملکی پیداوار (جی ڈی پی) میں 1.2 فیصد اضافہ کی توقع ہے جو کہ گزشتہ مالی سال 0.17 فیصد تھی۔ روپورث میں متعدد عوامل کا حوالہ دیا گیا جو معاشری بھائی میں معاون ثابت ہوں گے جس میں آئی ایف سے قرض، سپلائی میں رکاوٹیں کم کرنا، سیاسی استحکام اور دیگر عوامل شامل ہے۔ پاکستان کو آئی ایف سے 70 کروڑ ڈالر قرض کی دوسری قسط کی ابتدائی منظوری مل گئی ہے جس سے زر مبادله کے ذخیرہ کو بڑھانے اور قرضوں کی تادہندگی کو روکنے میں مدد ملے گی۔ موجودہ پروگرام مارچ 2024 میں ختم ہونے کے بعد پاکستان مکمل طور پر آئی ایف کے ساتھ ایک طویل مددی معابدہ پر بھی بات چیت کرے گا۔ اس بات کو بینی بنایا جانا ضروری ہے کہ برادرست غیر ملکی سرمایہ کاری لوگوں کی زندگیوں کو بہتر بنائے گی۔ غیر ملکی سرمایہ کاراپنے دفاتر اور پیداواری یوٹ ہیاں لگا کرے گا اور پاکستان سے دنیا بھر میں اپنی مصنوعات برآمد کر سکتے ہیں۔ پاکستان آئی ایف میں امنیتی میں تیزی سے ترقی کر رہا ہے اگر غیر ملکی کپنیاں اپنے دفاتر یہاں قائم کریں تو باصلاحیت نوجوانوں کو بہتر ملازمتیں میسر آ سکتی ہیں۔ موجودہ بحرانوں کا تریاق سب کو معلوم ہے۔ لیکن کے نظام کو بہتر بنانا اور اسے معملاً اور غیر ملکی سرمایہ کاری کو تحریک کرنا جو کہ جی ڈی پی کے 15 فیصد حصہ سے بھی کم ہو چکی ہے اور تو انہی کے شعبہ کو تھیک کرنا جو گردشی قرضوں میں اضافہ کی بڑی وجہ ہے۔

معیشت کی بھائی کیلئے ابھی بہت کچھ کرنا باتی

اس حقیقت سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا کہ معاشی بحران پر قابو پانے کیلئے حکومت اپنی پوری کوش کر رہی ہے۔ سرمایہ کاری بڑھانے، برآمدات و برآمدات کے فرق کو کم کرنے، تجارتی خسارہ گھٹانے، کرپٹو کی تمام صورتوں کے کمل خاتمه اور کاروباری کراہ میں ہر طرح کی رکاوٹیں ہٹانے پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے جس کے نتیجے میں معاشری صورتحال میں بذریعہ بہتری کے آثار نظر آنا شروع ہو گئے ہیں۔ حکومت اقدامات کی بدولت جاری مالی سال کے پہلے 4 ماہ میں مالیاتی خسارہ مجموعی قومی پیداوار کے 0.8



ایران کا پاکستان میں 'عسکریت پسندوں' پر حملہ

کی شدیدہ نہادت کی جائے۔ پاکستان نے کہا ہے کہ اس غیر قانونی اقدام کے تماطل تباخ کی ذمہ داری پوری طرح ایران پر عائد ہوگی۔

چینی وفت خارجہ کی ترجیح نے پاکستان اور ایران دونوں کو مظاہرہ کریں اور ایسی کی اقدام سے گریز کریں جو تباخ میں اضافے کا باعث بن سکتا ہے۔ انہوں نے خطے میں امن اور استحکام کے لیے مشترک کوششوں کی بھی بات کی۔

'جیش العدل' تنظیم ایک مسلح عسکریت پسند گروہ ہے جو ایرانی حکومت کا خلاف ہے۔ یہ تنظیم خود کو 'انصاف اور انساوات کی فوج' اور سی ٹیکسٹ کے طور پر معروف کرتی ہے۔ یہ گروہ خود کو ایران کے صوبہ سیستان اور بلوچستان میں منسی حقوق کا محافظ، قرار دیتا ہے۔

سی ٹیکسٹ میلشیا اور پر مشتمل 'جیش العدل' نامی تنظیم کا قیام سن 2009 میں ایران کی جانب سے عسکریت پسند گروہ 'جنت الدّلّه' کے سربراہ عبدالmalک ریگی نونک و قوم کے خلاف کام کرنے کے لازم میں گرفتار اور پھانسی دینے کے چند ماہ بعد بنائی گئی تھی۔

عبدالmalک ریگی کو ایران کے صوبہ سیستان بلوچستان میں بم وھا کے کرنے، ایرانی سیکورٹی فورسز کو نشانہ بنانے اور برطانیہ اور امریکہ کے

عراق میں اسرائیلی اپاٹ (موساد کے اڈوں) کو نشانہ بنایا گیا ہے۔

اسی طرح پیر ہی کے دن پاسداران انقلاب نے شام پر میراں جملہ کرتے ہوئے دعویٰ کیا تھا کہ اس نے وہاں شدت پسند گروہ نام تبادلہ دولت اسلامیہ کے ٹھکانے چاہ کیے ہیں۔

اس کارروائی کی شدیدہ نہادت کی ہے۔

پاکستان کی وزارت خارجہ سے جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ پاکستان ایران کی جانب سے اپنی

فضائل ہدوہ کی بلا اشتغال خلاف ورزی کی شدیدہ نہادت کرتا ہے جس کے نتیجے میں دو پچھے ہلاک جبکہ تین لڑکیاں رُختی ہو گئی ہیں۔ وزرات خارجہ کی

جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ پاکستان

کی خود مختاری کی یہ خلاف ورزی مکمل طور پر ناقابل قبول ہے اور اس کے عکس میں تباخ نکل سکتے ہیں۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ یہ اور بھی تشویشاں کے کارکن ہے تاہم حملہ کی نوعیت، یعنی آیاں ملے میں ہلاکت ہوئی۔

کمشٹ مکران ڈویزن سعید عمرانی نے بزرگوہ میں میراں گرنے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ جس علاقے میں یہ میراں گرے ہیں وہ آبادی والا علاقہ ہے جبکہ نہ صنان کی مزید تفصیلات اکٹھی کی جاتی ہیں۔

یاد رہے کہ ایران کی سیکورٹی فورسز کی جانب سے

گذشتہ تین روز کے دوران مزید پارکیا جانے والا یہ تیسرا میراں جملہ ہے۔ یہ (15 جوڑی) کو

پاسداران انقلاب نے عراق کے کرد علاقے اربی پر 11 میلک میراں داغ نہ کیا اور یہ دعویٰ کیا تھا کہ

ایران کی جانب سے اس واقعے پر اب تک کوئی پاسداری یا سرکاری سطح پر عمل نہیں دیا گیا ہے تاہم

ایران کی نیم سرکاری اور پاسداران انقلاب سے میں پچھنچنیں بتایا گیا۔

ایران کا پاکستان میں 'عسکریت پسندوں' پر حملہ: جیش العدل نامی عسکریت پسند گروہ کے دواہم میں میراں کو میراں اور درون جملوں کے ذریعے چاہ کیا گیا ہے۔

ایران کی سیکورٹی فورسز نے پاکستان کی فضائی حدوں اطلاعات کے مطابق اس آپریشن کا مرکزی ہدف پاکستان کے سوچہ بلوچستان میں کوہ سیز کا علاقہ تھا، جو پاکستان میں جیش بزرگوہ میں رہائشی علاقے کو میراں حملے کا نشانہ بنایا ہے۔

پاکستانی حکام کے مطابق جس علاقے کو نشانہ بنایا گیا ہے وہ مچھور شہر سے انداز 90 کلومیٹر دو اور ایران کے سرحد کے قریب واقع ہے۔

پاکستانی دفتر خارجہ کا کہنا ہے کہ ایران کی جانب سے کیئی اس غیر قانونی فضائی حدوں کی خلاف ورزی کے نتیجے میں دو پچھے ہلاک جبکہ تین لڑکیاں رُختی ہوئیں۔

ایران کی جانب سے اس واقعے پر اب تک کوئی پاسداری یا سرکاری سطح پر عمل نہیں دیا گیا ہے تاہم

امجتنب ہونے کے الزامات کے تحت پچائی دی گئی تھی۔

ریگی کی گرفتاری کے بعد ایران میں تینیں اس وقت کے پاکستانی سفارٹاکر محمد عباسی نے کہا تھا کہ ایران کو اپنی مطلوب عکس ریت پسند اور جنبداللہ کے سابق سربراہ عبدالمالک ریگی کی گرفتاری میں پاکستان نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ ریگی کو اس وقت گرفتار کیا گیا تھا جب وہ دوئی سے کرغزستان جانے کی کوشش کر رہے تھے۔

دوسری جانب امریکہ کے ڈائریکٹوریٹ آف میشن ائمی جس کے مطابق "جیش العدل" نامی شدت پسند تنظیم (جس کا ماضی کا نام "جنبداللہ" ہے) سے 2005 میں اس وقت کے صدر احمدی نژاد پر حملہ سمیت ایران میں متعدد دھماکوں اور حملوں میں ملوث رہی ہے اور اس تنظیم کی جانب سے یہ کارروائیاں زیادہ تر بلوچستان کے سرحدی صوبے چارباہ اور زہدان میں کی گئی ہیں۔

اپنی نیشنل کے ابتدائی برسوں میں شام میں ایران کی نمائخت، جیسے اقدام کی خلافت کو جنبداللہ کا لیڈر میڈیا کمانڈر کی ہلاکت ہوئی جس کی ذمہ داری شدت پسند تنظیم جنبداللہ نے قبول کی۔

گذشتہ برسوں کے دوران اس گروہ نے ایران کی فوج اور سیورٹی فورسز کے ساتھ مسلح اور خوزیریز

جہڑیں کی ہیں اور جنوب مشرقی ایران کے سرحدی علاقوں میں کمی مسلح حملوں کی ذمہ داری قبول کی ہے۔

ایران کی حکومت "جیش العدل" کو دوست گروہ اور امریکہ کی خفیہ ایجنیوں سے نسلک سمجھتی ہے اور اسے "جیش الظماء" کہتی ہے۔

ایران کی سیورٹی فورسز کے الہکاروں کا قتل اور ایرانی سرحدی حامیوں اور مسلح افواج کے الہکاروں کا انگو اس گروہ کو دہشت گردی کی سرگرمیوں میں شامل ہے۔

راہدان کے معروف امام مولوی عبد الجمید نے ہمیشہ اس گروہ کی طرف سے ایرانی سرحدی حامیوں پر حملوں اور اس کے قتل کی شدید مذمت کی ہے اور ہر حال ہی میں چند مخلوقوں کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔

آنکوں نے اپنی اپیل میں کہا تھا کہ اس طرح کی کارروائیاں سیستان اور بلوچستان کے علاقے کے لیے نقصان دہ ہیں، اس لیے اس

بردار ملک پاکستان کے ساتھ تعلقات میں اتار چڑھاؤ

ایران پاکستان تعلقات میں ہمیشہ اتار چڑھاؤ آتا رہا ہے۔ اگرچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ 2021 سے یہ تعلقات اپنی بہترین سطح پر ہیں۔

بعض صورتوں میں کھیدگی پاکستان میں سنی اور شیعہ گروہوں کے درمیان تنازعات کا باعث تینی حصے سے جانی نقصان بھی ہوا۔ 1990 میں لاہور میں ایرانی حکومت کے لئے کامیابی کا نصیل بلاک کر دیا گیا۔

ایرانی حکومت نے بعض معاملات میں محل کر کہا کہ اگر پاکستان ایسی کارروائی کی

صلاحیت نہیں رکھتا تو ایران خود ان کے خلاف کارروائی کر سکتا ہے۔

اسی طرح سیستان اور بلوچستان میں ایرانی حکومت کے حامیوں کے لیے کسی پناہ گاہ کی موجودگی سے انکار کیا ہے اور اس چھوٹا ہمومنی قرار دیا ہے۔

مگر ایسے تمام بڑے واقعات کے بعد بھی ایران کی جانب سے منگل کی شب

جیسا راعل نہیں آیا۔

2008 کے دوران سیستان اور بلوچستان کے جنوب میں انچھی حملوں میں سے

ایک میں ایران کے طاقتوں فوجی دستے پا سداران انقلاب (آئی آر جی) کے ایک سینیئر کمانڈر کی ہلاکت ہوئی جس کی ذمہ داری شدت پسند تنظیم جنبداللہ نے قبول کی۔

ان تمام معاملات میں دونوں ممالک نے مشترکہ سرحدی کمیٹیوں کے قیام کی

بات کی لیکن ان کی تفضیلات یا ان کی سرگرمیوں کے بارے میں کبھی کوئی

سرکاری روپوں شائع نہیں کی گئی۔

ان مسائل کے باوجود ایران اور پاکستان ایک وسرے کے بہت قریب ہیں۔

ان میں بعض بالوں پر اختلاف رائے موجود ہے۔ مثلاً کابل یا اسلام آباد کے

حاشڑیں میں شامل ہے۔ اس خودکشی میں ہلاک ہونے والوں میں

ایرانی شہر کو کے کمانڈر، سپاہی کو کے کمانڈر اور امیر المؤمنین بریگیڈ کے کمانڈر کو

بھی ہلاک کیا گیا ہے۔

جنون 2007 میں صوبہ سیستان اور بلوچستان میں ایران پاکستان سرحد پر واقع

سرداں پولیس شیش میں متعدد ایرانی فوجیوں کو یعنی ہلاک ہوتا گیا۔ ایرانی حکام

کوئی سوالات کو ختم دے رہا ہے۔

اطلاعات کے مطابق ایک ایرانی ریشمی کو چھائی

نوعیت کے حملہ بند کے جائیں۔

120 سے زائد فرازخی ہوئے تھے۔

جیش النصر: یعنی یوں کی پچائی پر اختلاف؟

وہینے پر اس گروپ کے جنگجویوں کے درمیان

تزازع پیدا ہونے کے باعث ایران کے بعد عبدالرؤف ریگی

عبدالmalک ریگی کے بھائی) نے 2013 کے موسم

داری قبول کی ہے۔ ان میں سے ایک سب سے

جیش العدل ریگی کے بھائی کو چھوڑ کر جیش النصر گروپ پیدا

کیا تھا۔

عبدالرؤف ریگی میڈیا طور پر ستمبر 2013

میں ہلاک کر دیے گئے تھے اور اس وقت

ایران کی سرکاری خبر رسائی ایجنسیوں

بنتوں اتنا، فارس اور العالم نے جیش

النصر کے دہما عبدالرؤف ریگی اور ان

کے پیغامبکر ریگی کی ہلاکت کو اس گروہ

کے ایک اندرونی جگہ کے طور پر گزاری کیا تھا۔

سنہ 2016 میں "جیش العدل" نے ایک

اعلان کیا تھا کہ "جیش النصر" کے جنگجویوں کو

"جیش العدل" میں ضم کر دیا گیا ہے اور یہ

گروہ علی طور پر تحلیل ہو چکا ہے۔

خوزیری واقعہ 2008 کے صدارتی انتخابات کے

موقع پر، راہدان میں شیعہ مساجد میں سے ایک

پاکستان، ایران: حالیہ کشیدگی کے واقعات

ایران کی سرکاری خبر رسائی ایجنسی اتنا نے اس



وقت خبر دی تھی کہ ایرانی وزیر داخلہ احمد وادعی نے جائے قواعد کا دورہ کرتے ہوئے پاکستان پر زور دیا تھا کہ وہ دہشت گرد گروہوں کو اپنی سرحدوں میں اڈے قائم کرنے سے روکے۔

ایرانی خبر ساری ادارے نے کہا تھا کہ ابتدائی تحقیقات سے پتا چلا ہے کہ حملہ آور پاکستان سے ایران میں داخل ہوئے تھے۔

اس واقعے کے بعد پاکستان کے گمراہ وزیر خارجہ جلیل عباس جیلانی نے اپنے ایرانی ہم منصب حسین امیر عبدالهیان کے ساتھ ٹیلی فون کے گھنٹوں میں دہشت گروہوں کے اس حملے کی شدید نہادت کرتے ہوئے دہشت گردی سے منع کے لیے ایران کے ساتھ پاکستان کے عزم کا اعادہ کیا تھا۔

اس سے قبل بھی ایسے ہی حملے ہو چکے ہیں، جن میں گذشتہ سال 23 جولائی کا حملہ بھی شامل ہے جس میں چار ایرانی پولیس الیکارگٹ کے دوران مارے گئے تھے۔ یہ اس صوبے میں فائزگ کے تادے میں دو پولیس الیکاروں اور چار حملہ اوروں کے مارے جانے کے دو ہفتے بعد پہلی آیا تھا اور جس کی ذمہ داری جیش العدل نے لی تھی۔

بزرگوہ: ایرانی فورسز نے بلوچستان میں کس علاقے کو نشاۃ بنایا؟

بھجور انتظامیہ کے الیکار نے انھیں بتایا کہ بلوچستان کے ایران سے متصل ضلع بھجور میں ایرانی فورسز نے جس علاقے کو نشاۃ بنایا ہے اس کا نام بزرگوہ ہے۔

ضلع بھجور میں کوہ بزر کے کوئی طاری محمد طاہر نے بتایا کہ جس دور راز علاقے کو نشاۃ بنایا گیا وہاں 10 کے قرب عام لوگوں کے گھر چیز تامہن وہاں مواصلانی اتفاق کی عدم دستیابی کے باعث رابطوں میں مشکلات ہوتی ہیں۔

محکم داخلہ کے ایک سینئر الیکار کے بقول یا ایک دشوار گزار علاقہ ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ڈپی کمشنز نے صح اس علاقے میں امنادی ٹیکسٹیل بھجوائی اور وہاں کی انتظامیہ اس حملے کی نعیت اور تنصیبات کے بارے میں جلد مزید بتائے کے گی۔

حاجی محمد طاہر اس وقت وہاں موجود تو نہیں مگر خود کو موصول ہونے والی اطلاعات کا حوالہ دیتے ہوئے بتاتے ہیں کہ ایک شیل ان 10 گروہوں میں سے محمد ادیس کے گھر پر گرا جہاں آخرھے سے 10 سال عمروں کے دو پیچوں کی بلا کوت ہوئی جبکہ خواتین و دیگر پیچے رکھی ہوئے۔

حاجی محمد طاہر کے مطابق جس جگہ ایرانی ڈرون ہملہ

ایران کا حملہ اور فرقہ واریت

ایران کی پاکستان کی سالمیت کے خلاف کارروائی کسی بھی طرح قابل قبول نہیں۔



**IRAN,
PAKISTAN
WAR BREWING?**

طن کی مٹی کی خوشبوکی قدر وہ انسان بہتر کر سکتا ہے جس نے پر دلیں کا کرب سہا ہو۔ وہ جانتا ہے کہ اپنے دلیں کی محبت کیا ہے۔ آپ کے پاس اپنے طن میں سہولیات کی کمی ہے، آپ مخلکات کا شکار ہیں، کھانے کو مشکل سے میرے ہے، لیکن ایک ضرب امثل بہت صادق ہے ہر طرح کے حالات میں کہ اپنے طن میں آپ فٹ پا تھے پر بھی سو جائیں تو کم کوئی نوکر گاہیں۔

ایران نے پاکستان کے ایک سرحدی گاؤں بزرگہ میں حملہ کیا۔ اس حملے کے بعد ایران کی طرف سے ایک لا یعنی بیانی گھر اگیا کہ اس حملے میں دہشت گرد تنظیم حیثی العدل کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ ایران کا پاکستان کی سالمیت کے خلاف یہ کارروائی کرنا کسی بھی طرح قابل قبول نہیں۔

ایران ایک شیعہ اکثریتی ملک ہے اور پاکستان پر ایران کے حملے کے بعد ملک پا ہیوڑ رکھنا بینی طور پر پاکستانوں کی پوری دنیا میں پہنچا ہے۔ اس حوالے سے کسی بھی دوسرے ملک کی پاکستان کے خلاف کارروائی نہ صرف قابل نہادت ہے بلکہ اور باقاعدہ رد عمل کی مقتضی ہے۔ پاکستان اس سے یکسر مختلف اور الگ ہے۔ پاکستان کی سالمیت کے خلاف رکھنے والے افراد اور صرف پاکستانی ہیں۔ بزرگ

پا ہیوڑ رکھنا بینی طور پر پاکستانوں کی پوری دنیا میں پہنچا ہے۔ اور ایک بھی فرد اپ کو اس نیلیں لے گا جو ایران کی محبت میں پاکستان کی مخالفت کرتا نظر آئے۔ یہ اپنے طن سے محبت ہے۔ اور طن کا مشق ہے کہ اس دھرتی سے آگے کچھ بھی نہیں ہے۔ پاکستانوں کیلئے بطور مجموعی سعودی عرب ہو یا ایران محبت کا معیار پاکستانیت ہونا چاہیے۔ اگر کوئی بھی ریاست پاکستان کے خلاف کام کرے تو اس کی ہمارے دل میں ایک کوش ہے۔

فکری لحاظ سے پاکستان جذباتی رکھتا ہے اور یہی جذباتی پاکستانی عوام کا بھی خاص ہے۔ ہمارے لیے کچھ مالک مقدس سرزمین کا درجہ رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر سعودی عرب کی سرزمین تو گل عالم اسلام کیلئے اہم اور خاص ہے۔ اس کے علاوہ عراق میں مقدس مقامات کی وجہ سے یہ سرزمین کسی اور شیعہ دونوں کی یونیورسٹی کیلئے اہم ہے۔ بغداد شریف کے حوالے سے ہمیکتہ فکر کی خاص اہمیت ہے تو کہ بنا، بخاف اشرف و دیگر مقامات شیعہ کیوٹی کیلئے متبرک ہیں۔

اسی طرح ایران کی سرزمین شیعہ مکتبہ فکر کیلئے امام رضا علیہ السلام کے حرم اور دیگر مزارات مقدس کی وجہ سے مقام شمار کی جاتی ہے۔ اس حوالے سے کروڑوں افراد زیارات کے شرف سے فیض یا بہوتے ہیں اور ایران کا رخ کرتے ہیں۔ لیکن یہ عقیدت کا سفر ہے۔ اس سفر میں ہرگز صورتحال ایسی نہیں

ہوا، میں دشمنوں کے کوئی بھپ نہیں بلکہ عام لوگوں کے شہر ہیں۔
متحبوب اہلکار کے مطابق اس علاقے کو مقامی لوگ کوہہ بزرگتے ہیں لیکن سرکاری ریکارڈ میں اس کا نام سبز کوہہ ہے۔

انھوں نے بتایا کہ یہ ایرانی سرحد پر دونوں ممالک کے درمیان معروف گزرا چینی سے 45 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ ایک دشوار گزرا علاقہ ہے اور یہ پیازائی اور صحرائی دونوں علاقوں پر مشتمل ہے۔

متحبوب انتظامیہ کے اہلکار کے مطابق اس علاقے میں بلوچ قبائل سے تعلق رکھنے والے افراد آباد ہیں جو کہ زیادہ تر مال مولیشی پالتے ہیں۔ اہلکار نے بتایا کہ شلیخ بجور کے ہیئت کارڈ بجور سے کوہہ بزرگ مغرب میں 90 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

متحبوب بلوچستان کے دارالحکومت کوئے سے جوپ مغرب میں انداز 55 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس شلیخ کی سرحد مغرب میں ایران سے لگتی ہے اور یہ بلوچستان کی ان پانچ اضلاع کے وسط میں واقع ہے جن کی سرحدیں ایران سے لگتی ہیں۔
چاروں گیر اضلاع جن کی سرحدیں ایران سے لگتی ہیں ان میں چاغنی، واٹک، کچچ اور گادر شامل ہیں۔ ایران اور ان اضلاع کے درمیان سرحدی علاقے دشوار گزرا علاقوں پر مشتمل ہیں۔

پاکستان کے اندر ایک ہدف پر ایران کا میراں اور ڈرون حملہ اس خطے اور دونوں ملکوں کے تعلقات میں بے چینی کا باعث ہے۔ پاکستان میں کی گئی کارروائی زیادہ اہمیت حاصل کر رہی ہے حتیٰ کہ ایران نے اس سے قتل عراق کے کردوستان علاقے میں ارتکل اور شام کے شہزادب میں بھی اہداف پر میسر آئندہ تھے۔

جہاں ایک طرف پاکستان کے گران و زیر خارجہ

بلیل عباس جیلانی نے اسے اشتغال انگریز کارروائی، قرار دیا جس نے دونوں ملکوں کے

تعاقبات کو قصان پہنچایا وہیں ان کے ایرانی منصب حسین امیر عبدالهیان نے واضح کیا کہ تم آپ کی علاقائی سیاست اور خودختاری کا احترام کرتے ہیں تاہم ہم اپنی سلامتی پر سمجھوئیں کر سکتے۔

ایرانی وزیر خارجہ کے مطابق ایران نے پاکستان میں ایرانی دشمنوں؛ مجیش العدل کو نشانہ بنایا جگہ پاکستانی دفتر خارجہ نے کہا کہ اس سرحد پار

کارروائی میں دو مخصوص پیچوں کی بلاکت ہوئی۔
پاکستان نے سرحدی غلاف ورزی پر ایران سے

حملہ کی ٹائیمینگ

بلوچستان خطے میں ایران اور پاکستان دونوں کو چینہ، درپیش رہتے ہیں جہاں مرکزی حکومتوں کے خلاف مختلف گروہوں سرگرم ہیں

کرمان حملہ کی ذمہ داری نامنہاد دولت اسلامیہ نے قول کی تھی تاہم ایران کے کنٹرول میں ہے۔ جیسے پاکستان اغذیہ کے ساتھ شرقی سرحد پر مشکلات اسرا میں کو ان حملوں میں ملوث سمجھتا ہے۔ بعض ایرانی حکام یہ دعویٰ کرتے کہ اسمنا کرتا ہے ویسے ہی مشکلات کا سامنا ایران اپنی مغربی سرحدوں پر ہیں کہ مکن سرحد اور یہ اسرا میں متحرک رہتا ہے۔

ایران کی وزارت امنیتیں نے کہا تھا کہ کرمان حملے میں ملوث گروہوں میں سیستان و بلوچستان خطے میں تباہ کے باوجود بظاہر دونوں ملکوں کی زیادہ تر سے ایک جنوب مشرقی سرحد سے غیر قانونی طور پر مقامی سکلوں کے توجہ اپنی دوسری سرحدوں کی طرف رہی ہے لہذا انھوں نے ایک اور سرحد پر کشیدگی سے گزین کیا اور ان مسائل کی اہمیت کے باوجود انھیں حل کرنے کی پاہی کوشش کی۔ شاید ایسی لیے کبھی ایرانی نہیں ہوا کہ دونوں کے درمیان سرحدی کشیدگی اس نئی پر جانپنے حواب دیکھی جاوی ہے۔

ایرانی سرحدوں کی تھاٹ کی ذمہ داری بارڈر گارڈ کمائی کے پاس ہے جو اسی لیے پاکستان کی سرزی میں پر مجیش العدل پر ایرانی حملہ اہمیت کا حال ایران کی پولیس کمائی کے ساتھ مسلک ہے۔ تاہم 2014 سے سیستان و بلوچستان سرحد کی 300 کلومیٹر کے حساس علاقوں کی ذمہ داری پاسداران انسلاخ کی تقدیمیں کو دی گئی تھیں۔ یہاں وہ علاقہ بھی شامل ہے جس کی سرحد ایران، پاکستان اور افغانستان سے لگتی ہے۔

دوسری طرف پاکستانی سرزی میں پر حملے کو اس نقطے ؟ نظرے بھی دیکھا جاسکتا ہے کہ یہ مقامی سچ پر پذیر ایرانی حاصل کرے اور اسے سراہجاۓ۔

ایران کے خبر ساراں ادارے اتنا کے مطابق امیر عبدالهیان نے اس ملاقات کے دوران دشمنوں سے لڑائی کو دونوں ملکوں کے لیے تشویش کا ایک طرح سے عراق اور شام کے بعد پاکستان میں حملہ پاسداران انقلاب کی طاقت کو بھی ظاہر کرتا ہے، یعنی تہران یہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس کے نتائج بھی بھگت سکتا ہے۔

اگرچا اس نوعیت کے ملکوں سے تباہ بڑھ سکتا ہے تاہم اس سے ہونے والی ایرانی سرحد کے مطابق وزیر اعظم انوار الحق کا کڑنے کہا کہ پاکستان اور فضائلی حدود اور علاقائی خود اختاری کی خلاف ورزیوں سے ایرانی فوجی حکام مغرب کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اس کا بھی خطے میں ایک کروڑ اور مغربی ممالک اکثر ایران پر خطے میں عدم احتکام پھیلانے کا الزام لگاتے ہیں۔

مگر اب پاکستانی سرزی میں پر حملہ ایک ایسی بازی ہے جو شاید وہ متاثر نہ ہے بلکہ یہ واضح ہے کہ اس نے سفارتی تباہ کو ختم دیا ہے۔

چہاں بلوچستان خطے میں ایران مختلف گروپ کی سرگرمیاں جاری ہیں وہیں کھڑی کی ہیں جن کا مقابله کرنا آسان نہیں ہوگا۔

☆☆☆

اپنے سفر کو بھی واپس بلائے کا اعلان کیا ہے۔

ایران نے شام کے اندر بھی بعض اہداف پر میراں حملہ پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے شہر بجور کے قریبی علاقے سبز کوہہ میں کیا گیا جو ایک دشوار گزرا

اعلاٰمات ہیں کہ ایران نے اپنی میں بھگر اور کچھ جگہ ہے۔

ایران کی طرف سے عراقی سرزی میں پر، خاص کر جملوں کے مقابلے میں کم ہے تاہم اولب میں کیے گئے جھٹا ایرانی میونکوں کی قوت اور ریخ کے اعتبار اطلاعات میں، اہداف کو شناخت ہایا جاتا رہا

کے جھٹا ایرانی میونکوں کی قوت اور ریخ کے اعتبار سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

ایران کے مطابق وہاں ایران خالف گروہوں نے پناہ لے رکھی ہے تاہم عراقی حکومت یہ کم ہی دیکھا گیا ہے کہ ایران پاکستانی حدود میں وقت بالکل مختلف تھے۔ بعض صورتوں میں تو میدیا کو اس طرح کا حملہ کرے، خاص کر اگر اس کی تردید کرتی ہے۔

اس کی ناخنگ کو مد نظر رکھا جائے۔

ماضی میں اسی شدت سے ان حملوں میں ڈرون، مقامی حکام کے مطابق ایرانی میراں اور ڈرون تو پ خانے اور راکٹ استعمال کیے جا چکے ہیں۔

پاکستان ایران کشیدگی

‘دعا ہے سرحد بند نہ ہو، ہماری روزی روٹی یہیں سے آتی ہے’

لائن کے منصوبے کا افتتاح کیا تھا۔ جس کا مقصد ممالک میں تجارت کو فروغ دینا اور ماحصلی علاقوں میں ترقی اور خوشحالی لانا تھا۔

میرے خیال میں دونوں ملک سرحدی علاقوں میں رہنے والوں کا سوچیں۔ متنڈی کے ایک دکاندار نے مجھ سے کہا۔

اس حالیہ کشیدگی کے بعد کی صورتحال پر فکر کرتے ہوئے ان کا مزید کہنا تھا کہ ہماری روزی، روٹی یہیں سے آتی ہے۔ پڑوں کے ساتھ سماں کھانے پینے کا سامان بھی آتا ہے۔ بس اب دعا ہے یہ بندہ طور پر قبول ہی کیا۔

تعلقات بہتر کرنے کی تلقین کر رہے ہیں۔ جبکہ حالیہ دونوں میں گوارد سے عمان اور ظیحی ممالک کے لیے پروازوں کو منسون خیال گیا تھا، اب انھیں بحال کرنے کی کوشش بھی کی جا رہی ہیں جبکہ دونوں ممالک کے کشیدگی میں کمی لانے کے ساتھ سماں تعلقات کو معمول پر لانے پر بھیاتفاق کیا ہے۔

کیونکہ پاکستان اور ایران کے درمیان تعلقات میں بھی کشیدگی بھی ہے۔ دونوں ملک میں دو طرفہ تجارت کے ساتھ سماں تھے۔ دونوں ملک میں دو طرفہ تجارت کے ساتھ سماں تھے۔ مجھے یہاں متنڈی میں موجود افراد نے بتایا کہ جب پاکستان اور ایران نے گذشتہ برس پارڈور مارکیٹ کا افتتاح کیا تھا تو یہاں کے لوگ بھی بہت خوش ہوئے تھے۔

دونوں ملک سرحدی علاقوں میں رہنے والوں کا سوچیں۔ تربت کی متنڈی میں موجود افراد نے مجھے بتایا کہ

اسنے برسوں میں بلوچستان سے مصل ایرانی سرحد پر ہوئے والا کوئی بھی واقعہ سرحد تک ہی محدود رہتا ہے۔ لیکن یہ پہلی بار ہوا کہ تاصرف ایران نے پنجاب کے نزدیک گاؤں پر حملہ کیا بلکہ اسے باقاعدہ طور پر قبول ہی کیا۔

ایران کی جانب سے پاکستان میں حملہ کیے جانے کے قریب شروع کیا تھا تو مجھے سب سے پہلے معمول سے زیادہ تر یہ اور سکرٹی پیکنگ کا احساس حب کے قریب ہوا تھا جہاں مال برادر گاڑیوں، آئل نیکرز اور کشیز کی ایک بڑی تعداد طویل قطار میں کھڑی

کام مکمل کر لیں کہیں ایران اور پاکستان کے درمیان سرحد بند نہ کر دی جائے اور اس کی وجہ پاکستان اور ایران کے درمیان بیدا ہونے والی خالیہ کشیدگی صورتحال ہے۔

بلوچستان کے فاسطے پر ایرانی سرحد اور ہاں سے ایرانی شہر سرداں پرستا ہے۔ یہ وہ ہی شہر ہے جہاں پاکستان نے 17 جوڑی کا ایرانی میزائل حملے کے جانے والی گازی کو چیک کر رہے تھے۔ صرف جواب میں دھکنگروں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔

یاد رہے کہ ایران کی جانب سے 16 جوڑی کی رات پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے علاقے ”بزرگ“ کوہ میں شدت پسند تنظیم ”جیش العدل“ کے میانہ ٹھکانوں پر فضائی حملہ کیا گیا تھا جس میں پاکستان کے سابق وزیر اعظم شہباز شریف اور ایرانی صدر ایرانی رئیسی نے پاکستان اور ایران کی متنڈی پیش کر دی تھی۔

یہاں پہنچ کر جب کچھ لوگوں سے بات کی تو علم ہوا کہ 16 جوڑی کو ایران کی جانب سے ہونے والے حملے نے یہاں سب کو ہیجان کر دیا ہے۔

پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے شہر تربت میں عام دنوں میں کافی بھیڑ ہوتی ہے، اس کی ایک بڑی وجہ یہاں سے ایران کی سرحد سے ہونے والی تجارت خصوصاً ایرانی تیل کی سپلائی ہے۔ لیکن اس بارہ صرف بھیڑ معمول سے زیادہ تر بکھر یہاں آئے لوگوں میں ایک بے چینی، جلد بازی اور غیر قیمتی کی سی کیفیت تھی۔

تربت میں ایرانی تیل کی ایک بڑی متنڈی ہے، اس متنڈی میں موجود افراد خصوصاً ایرانی تیل لانے والے اس عجالت میں دکھائی دیے کہ جلد از جلد اپنا

کام مکمل کر لیں کہیں ایران اور پاکستان کے درمیان سرحد بند نہ کر دی جائے اور اس کی وجہ پاکستان اور ایران کے درمیان بیدا ہونے والی خالیہ کشیدگی صورتحال ہے۔

بلوچستان کے اس جنوب مغربی شہر سے تقریباً 200 کلومیٹر کے فاصلے پر ایرانی سرحد اور ہاں سے ایرانی شہر سرداں پرستا ہے۔ یہ وہ ہی شہر ہے جہاں پاکستان نے 17 جوڑی کا ایرانی میزائل حملے کے جانے والی گازی کو چیک کر رہے تھے۔ صرف متنڈی فیملیز کی گاڑیوں سے کچھ مزدی کی جا رہی تھی۔

یاد رہے کہ ایران کی جانب سے 16 جوڑی کی رات پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے علاقے ”بزرگ“ کوہ میں شدت پسند تنظیم ”جیش العدل“ کے میانہ ٹھکانوں پر فضائی حملہ کیا گیا تھا جس میں پاکستان کی وزارت خارجہ کے مطابق دو پیچے ہلاک جبکہ تین پیچاں رُخی ہوئی تھیں۔

سیاسی جماعتوں کے ان انتخابی وعدوں پر عام پاکستانی کیا کہتے ہیں؟

پیپلز پارٹی اور نیگ کی جانب سے تین سو یوں تک مفت بھلی فراہم کرنے کے انتخابی وعدے معاشری طور پر قابل عمل ہیں؟

شروع میں پانچ روپے فی یونٹ بڑھایا تھا جس کے بعد پورے ملک کا اوسط بھلی کا نیرف 29 روپے تک ہو گیا۔

اس نیس نیرف کے علاوہ بھلی کے نہ میں ہر ماہ بھلی بنانے کے لیے ایندھن کی لاگت کی الیٹ جمنٹسٹ بھی ہوتی ہے اور اس کے ساتھ سہ ماہی بیڈروں پر بھی یہ الیٹ جمنٹسٹ کی جاتی ہے جو بھلی کے بلوں میں بے تحاش اضافے کا سبب ہے ہیں۔

کراچی کے علاقے شیر Shah میں کام کرنے والے منیر احمد بھلی کے بلوں میں اضافے سے پریشان ہیں تاہم سیاسی جماعتوں کی جانب سے بھلی کے استعمال میں ریلیف پر اخیص یقین نہیں ہے۔ ان کے مطابق یہہ لوں پاپ ہے جو وہ لینے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ بہت مشکل ہے کیونکہ جو جماعتیں یہ اعلانات کر رہی ہیں وہ گذشتہ سولہ ماہ کی حکومت میں تحریکیں اور ان کے دور میں بھلی کے بلوں میں سے سب سے زیادہ اضافہ ہوا۔

بلدیہ ناون کراچی کے رہائشی طارق شیخ نے گھر پر سول ستم لگایا ہوا ہے تاکہ بھلی کے مل میں کی آسکے۔

طارق شیخ اسے صرف انتخابی اعلان سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ موجودہ حالات میں بھلی مفت فراہمی تو دور کی بات ہے اگر یہ دو سو سے تین سو یوں تک استعمال کرنے والی صارفین کو ڈیڑھ دسال پہلے

انتخابات کی وجہ سے اس پر عملدر آمد روک دیا گیا

پاکستان میں انتخابات کی آمد آمد ہے اور ایکشن سے چند بیٹھے قلم سیاسی رہنماؤں کی صدر علیم خان کی جانب سے دبیر کے معینے میں کہا گیا تھا کہ اگر ان کی پارٹی حکومت میں آتی ہے تو صارفین کو تین سو یوں تک بھلی مفت ملے گی

مختلف سیاسی جماعتوں کی جانب سے بھلی کے بلوں میں ریلیف کے اعلانات اور انتخابی وعدوں کی وجہ مہنگائی کی شرح 29 فیصد کے لگ ہے۔

مہنگائی کی اس بلند شرح کی ایک وجہ بھلی کے بلوں میں ہونے والا بے تحاش اضافہ ہے، جس میں گذشتہ ڈیڑھ سال کے عرصے میں کئی گناہ اضافہ ہو چکا ہے۔

ملک میں گذشتہ سال بننے والی تین سیاسی جماعت

است? حکام پاکستان پارٹی کے صدر علیم خان کی اعلان سے دبیر کے معینے میں کہا گیا تھا کہ اگر ان سے کیے گئے روایتی وعدے بھی دن بدن زور پکڑ رہے ہیں۔ ایسے ہی کی وعدوں میں سے ایک بھلی کے مفت یوں کا وعدہ ہے۔

آنہدہ ماہ آٹھ فروری کو ہوتے والے انتخابات کے لیے پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ نواز نے انتخابی ہمہ کا آغاز کر دیا ہے جبکہ دوسرا جانب پاکستان تحریک انصاف کو عدالت عظیم کی جانب سے بلے کا نشان نہ ملنے کی وجہ سے اس کے حمایت یافتہ امیدوار آزادیتیں میں ایکشن ٹرور ہے ہیں۔

پی پی کے چیزیں میں باول بھنوڑ رواڑی نے گذشتہ دنوں ایک عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ پیپلز پارٹی حکومت بننے کے بعد 300 یوں تک بھلی استعمال کرنے والے صارفین کو بھلی مفت فراہم کرے گی۔

پاکستان مسلم لیگ نواز کی نائب صدر مریم نواز کی جانب سے بھی اعلان کیا گیا کہ حکومت بننے کے بعد ان کی کوشش ہو گی کہ صارفین کو 200 یوں

استعمال کرنے پر بھلی مفت فراہم کی جائے۔

مریم نواز کے بعد شریف فیصلی کے رکن اور مسلم لیگ نواز کے رہنماؤں سبق وزیر اعلیٰ پنجاب گزہ شہزاد نے صارفین کو بھلی کے تین سو یوں استعمال کرنے پر بھلی کی مفت فراہمی کا اعلان کیا ہے۔

تعمیر ملک پاکستان میں انتخابات کی آمد آمد ہے اور ایکشن سے چند بیٹھے قلم سیاسی رہنماؤں کی جانب سے دبیر کے معینے میں کہا گیا تھا کہ اگر ان سے کیے گئے روایتی وعدے بھی دن بدن زور پکڑ رہے ہیں۔ ایسے ہی کی وعدوں میں سے ایک بھلی کے مفت یوں کا وعدہ ہے۔

آنہدہ ماہ آٹھ فروری کو ہوتے والے انتخابات کے لیے پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ نواز نے انتخابی ہمہ کا آغاز کر دیا ہے جبکہ دوسرا جانب پاکستان تحریک انصاف کو عدالت عظیم کی جانب سے بلے کا نشان نہ ملنے کی وجہ سے اس کے حمایت یافتہ امیدوار آزادیتیں میں ایکشن ٹرور ہے ہیں۔

پی پی کے چیزیں میں باول بھنوڑ رواڑی نے گذشتہ دنوں ایک عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ پیپلز پارٹی حکومت بننے کے بعد 300 یوں تک بھلی استعمال کرنے والے صارفین کو بھلی مفت فراہم کرے گی۔

پاکستان مسلم لیگ نواز کی نائب صدر مریم نواز کی جانب سے بھی اعلان کیا گیا کہ حکومت بننے کے بعد ان کی کوشش ہو گی کہ صارفین کو 200 یوں

استعمال کرنے پر بھلی مفت فراہم کی جائے۔

مریم نواز کے بعد شریف فیصلی کے رکن اور مسلم لیگ نواز کے رہنماؤں سبق وزیر اعلیٰ پنجاب گزہ شہزاد نے صارفین کو بھلی کے تین سو یوں استعمال کرنے پر بھلی کی مفت فراہمی کا اعلان کیا ہے۔



بات ہے۔

تمن سو یونیٹس تک بھلی مفت دینے پر مسلم لیگ نواز اور پیپلز پارٹی کا موقف کیا ہے؟ مسلم لیگ نواز اور پیپلز پارٹی کی اعلیٰ قیادت کی جانب سے تمن سو یونیٹس تک بھلی دینے کے اعلانات کے بعد جب ان دونوں جماعتوں کے رہنماؤں سے بات کی گئی تو مسلم لیگ نواز کے رہنماؤں کی جانب سے وفاقی بحث سے اس کے قابلِ عمل ہوئے کوئی قرار دیا گیا ہے۔

مسلم لیگ نواز کے سکریٹری جنرل اور سایق وفاقی وزیر مخصوصہ بندی و ترقی احسن اقبال نے بتایا کہ ”وفاقی حکومت کے پاس وسائل نہیں ہیں کہ وہ سمسڑی دے سکتے ہیں“ اس کے باوجود اس کی سطح پر دی جائیں گے۔

انھوں نے کہا کہ اس کی ایک مثال سابقہ وزیر اعلیٰ مرحہ شہزاد کے دور کی ہے، جب انھوں نے سو یونیٹس تک بھلی مفت دینے کا اعلان کیا تھا۔ اس کے لیے قم صوبائی بحث سے دی جاتی تھی۔ احسن اقبال نے کہا کہ حکومت میں آنے کے بعد مسلم لیگ نواز کی کوشش ہو گئی کہ بھلی سیکریٹری پیدا کی جائے تاکہ غریب طبقات کو سکریٹری مہیا کی جائے اور سول ائمہ زیشن کے ذریعے اُنھیں سہولت دی جائے۔

نواز لیگ کے سینیٹر افغان اللہ خان نے کہا کہ ”دو سو یونیٹس تک بھلی مفت فراہم کرنے کی جو بات کی ہے اس کا طریقہ مختلف ہے اور یہ اصل میں سول ائمہ زیشن کے ذریعے بھلی فراہم کرنے کی بات کی گئی ہے۔“ انھوں نے کہا کہ ”وفاق کے وسائل سے سمسڑی نہیں دینی چاہیے کیونکہ دو کروڑ کے لگ بھگ صارفین کو سکریٹری مفت دی جاتی ہے۔“ پیپلز پارٹی کے سینیٹر رہنمای سینیٹر تاج حیدر اپنی پارٹی قیادت کی جانب سے کیے جانے والے اعلانات کا دفاع کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ”یہ ممکن ہے اور سندھ میں تھر کے علاقے میں پیپلز پارٹی کی حکومت کی جانب سے سو یونیٹس تک بھلی فراہم کی گئی تھی۔“

انھوں نے کہا کہ ”بلاؤ بھنو نے جو اعلان کیا ہے اس میں سول اور وٹہ اور تھر کو کٹے کے ذریعے بھلی بنانے کی لائگ کو کافی کم کرنے کی بات کی گئی ہے کہ جب لاغت بہت کم ہو جائے گی اور یہ بھلی مقامی ایمڈھن سے پیدا ہو رہی ہو گئی تو اس کا فائدہ کم بھلی استعمال کرنے والے صارفین کو پہنچایا جائے گا۔“

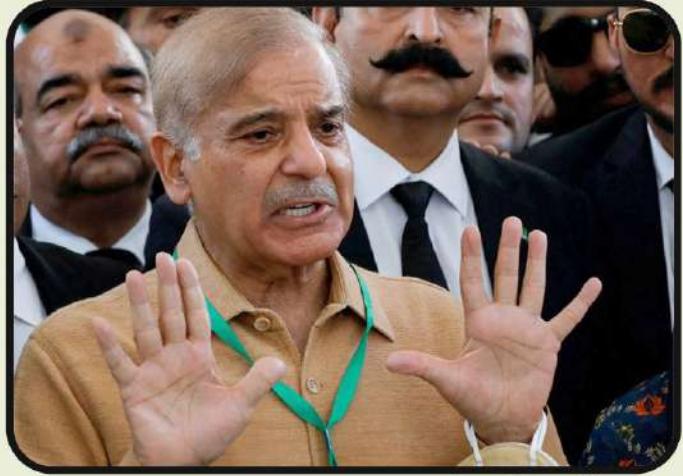
کرنے والے صارفین کی تعداد کتنی ہے۔ ملک میں بھلی کی پیداوار کی گنجائش تو چالیس ہزار میگاوات سے زیادہ ہے۔ تاہم بھلی اس سے کم پیدا کی جاتی ہے۔

گرمیوں میں بھلی کی طلب 25 ہزار میگاوات ہوتی ہے جبکہ سردیوں میں اس کی طلب دس ہزار تک گر جاتی ہے۔

تو انہی کے شعبے کے ماہر عمار راؤ کے مطابق موجودہ مالی سال میں بھلی کے بلوں کی مدینی تین ہزار ارب روپے اکٹھے کرنے ہیں اور یہ رقم گھریلو، صنعتی، زرعی اور کمرش صارفین سے بھلی کے بلوں کی صورت میں اکٹھی کی جائے گی۔

اسلام آباد میں مقیم معاشر امور کے سینیٹر صحافی شہباز رانا نے بتایا کہ پاکستان میں تمن سو یونیٹس تک بھلی استعمال کرنے والے صارفین مجموعی صارفین کی تعداد کا دو تباہی ہیں اور حکومت نے اس سال بھلی کے بلوں کی مدینی تین ہزار ارب اکٹھا کرنا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمن سو یونیٹس تک بھلی مفت کرنے پر دو ہزار ارب روپے دینے پڑیں گے۔

انھوں نے کہا کہ ”پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ نواز کی قیادت کی جانب سے تمن سو یونیٹس تک بھلی مفت



ہے کہ ان کا میرف اتنا زیادہ ہو چکا ہے کہ ان کے لیے اس میں کام کرنا مشکل ہو گیا ہے اور انھیں زیادہ لگت کی وجہ سے عالمی ارکیٹ میں اپنے مصنوعات پیچھے میں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ دوسری جانب حکومت کے اپنے وسائل بھی بہت تین سو یونیٹس تک مفت بھلی فراہمی کے اعلانات پر جہاں عام آدمی یقین نہیں کر رہا تو دوسری جانب تو انہی کے شعبے کے ماہرین کے مطابق یہ ممکن ہے اور اسے اپنے ترقیاتی و تکمیلی قرضوں پر پرسودی ادا سنگی میں چلا جائے گا۔



دینے کے اعلانات اولیٰ پاپ سے زیادہ حیثیت کے حامل نہیں۔

خزانے سے رقم کا تجھیس لگایا جائے تو وہ سالانہ شہباز رانا نے آئی ایف پو گرام میں رہتے ساڑھے سات سوارب روپے بنتا ہے جس کے ہوئے تمن سو یونیٹس تک بھلی مفت فراہم کرنے کے لیے وسائل نہیں ہیں کہ لوگوں کو مفت بھلی دی جا سکے۔

بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ آئی ایف

کو سمجھی اگر نظر انداز کر لیں تو یہ یہی مالی طور پر

ممکن نہیں ہے۔

انھوں نے کہا کہ آئی ایف تو اس شعبے میں ایک

ارب روپے کی سمسڑی دینے کی اجازت نہیں

وے گا، دو ہزار ارب روپے کی رقم تو بہت بڑی

عامر نے کہا کہ اگر ان اعلانات کے مطابق حکومت کے حامل نہیں۔

انھوں نے کہا کہ یہ اس لیے بھی بتا قابلِ عمل ہے کہ پاکستان کے بھلی کے شعبے کا گردشی قرضہ 2700 ارب تک پہنچ چکا ہے۔ اب ایسی صورت میں اس شعبے کے اندر سکت نہیں کہ لوگوں کو مفت بھلی فراہم کی جائے۔

پاکستان میں تمن سو یونیٹس تک بھلی استعمال کرنے والے صارفین کی تعداد کتنی ہے؟

اسی شعبے کے ماہر راؤ عامر نے بھلی مفت بھلی فراہمی کے اعلانات کو غیر حقیقی قرار دیا۔

انھوں نے کہا کہ ”کراس سمسڑی“ کے ذریعے یہ بھلی

دیکھنا ہو گا کہ ملک میں تمن سو یونیٹس تک بھلی استعمال

نہیں دی جاسکتی کیونکہ اڈھسٹری پہلے ہی شورچا رہی



آتے ہیں۔

قرمزان کا ترہ کہنا تھا کہ عمران خان صاحب نے کچھ ایسے اقدامات کیے جس سے ان کی جماعت کے خلاف ایکشن شروع ہوا اور یہ سب انہوں نے خود لکایا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے ان کا بھی نقصان ہوا، سیاست کا بھی نقصان ہوا اور یہ عمل بھی تک جاری ہے۔

قرمزان کا ترہ کہنا ہے کہ ان کی جماعت نے انتخابی ہم شروع کر کی ہے لیکن پاکستان مسلم لیگ نے اپنی انتخابی ہم ابھی شروع کی ہے شاید اس لیے بھی انتخابی جوش و خروش کچھ کم نظر آ رہا ہے۔ واضح رہے والے افراد کے مطابق سابق وزیر اعظم عمران خان کی جماعت پاکستان تحریک انصاف کو انتخابی عمل سے متعلق درپیش مسائل بھی ایک وجہ ہے جس کے باعث ایکشن کا جوش و خروش ماہی کی طرح نظر نہیں آ رہا۔

پاکستان مسلم لیگ ن کی رہنمای اعظمی بخاری نے پاکستان میں ایوان بالامیں اب تک تن قراردادیں خانہ، القادر ثرست سمیت دیگر کیمیز کا سامنا ہے اور وہ اولین کی اذیال بیل میں قید ہیں۔

لوگوں میں پری پول رنگ کے خدشات ہیں۔

کراچی سے تعلق رکھنے والے انسانی حقوق کے کارکن اور شہر کے ایک صوبائی اسمبلی کے حلے سے آزاد انتخابی امیدوار جبراں ناصر کاہنا ہے کہ لوگوں میں انتخابات سے قبل پری پول رنگ کے خدشات موجود ہیں۔

پری پول رنگ اسی ہو رہی کہ لوگوں کو یہ تو نہیں پہنچ کر اگلاوز یا عظم کون ہو گا لیکن یہ ضرور پتا ہے کہ کون دزیر اعظم نہیں ہو گا۔

سب ایکشن تاخیر کا شکار ہوں۔

واضح رہے کہ ایکشن سے قبل تو نہیں کے تحت تمام امیدواروں کو اپنی انتخابی ہم چلانے کے لیے 54 دیے جاتے ہیں۔

پنجاب میں سیاسی پلچل اس لیے نہیں کیونکہ ہمارے مقابلے میں ہی کوئی نہیں۔ سیاسی شخصیات اور پاکستانی سیاست پر گہری نظر رکھنے والے افراد کے مطابق سابق وزیر اعظم عمران خان کی جماعت پاکستان تحریک انصاف کو انتخابی عمل سے متعلق درپیش مسائل بھی ایک وجہ ہے جس کے باعث ایکشن کا جوش و خروش ماہی کی طرح نظر نہیں آ رہا۔

پاکستان میں ایوان بالامیں اب تک تن قراردادیں خانہ، القادر ثرست سمیت دیگر کیمیز کا سامنا ہے اور اولین کی اذیال بیل میں قید ہیں۔

پاکستان میں ایکشن پہنچ پارٹی کے سینئر رہنمای قمر زمان کا ترہ بیان کرایا کہ آپ کا پیشہ درست ہے کہ اس بار انتخابی گھما گھی میں کی دیکھنے میں آرہی ہے جس کی وجہ لوگوں میں انتخابات کے حوالے سے پھیلی ہوئی غیر قیمتی ہے۔

مشابہ سے جزوی طور پر اتفاق کرتے ہوئے

نظر آتے ہیں۔ سیاسی رہنماؤں اور تحریکی کاروں کا کہنا ہے کہ مزکوں اور گلیوں میں انتخابی گھما گھی کم ہونے کی متعدد وجوہات ہیں جن میں انتخابات سے متعلق لوگوں میں غیر قیمتی، لوگوں کا مبینہ طور پر کم لگے دھکائی دے رہے ہیں۔

پاکستان کے ایکٹر ایک اور پرنٹ میڈیا پر بھی اگر نظر و رواجی جائے تو یہاں بھی ان سیاسی جماعتوں کے اشتہارات کی بھرمار کھائی نہیں دیتی۔ اگر پرانی کے انتخابات کے وقت کو یاد کریں تو قدر وی وی اور ان میں کسی قسم کا اتو نہیں ہو گا۔ پھر انتخابات کے حوالے سے بے قیمتی کیوں پاچی جاتی ہے؟

پاکستان کے ایوان بالامیں اب تک تن قراردادیں پیش کی گئیں جس میں انتخابات کو ملتوی کرنے کے لیے سیکورٹی کی خراب صورتحال اور سرمومکی شدت کو جواز بیان گیا۔

ملک میں عام انتخابات کے انعقاد میں تین ہفتوں سے بھی کم وقت رہ جانے کے باوجود سیاسی کارکنوں اور عالم لوگوں میں بھی جوش و خروش کچھ معلوم ہوتا ہے۔

پاکستان میں تقریباً تمام ہی چھوٹی، بڑی سیاسی جماعتوں اور آزاد امیدوار انتخابی ہم کی تیاریوں کا دعویٰ کر رہے ہیں لیکن جلسوں سمیت سیاسی

انہوں نے کہا کہ لوگ اکثر ہم سے بھی پوچھ لیتے ہیں کہ ایکشن ہوں گے یا نہیں؟ ہم اُنہیں بتاتے سرگرمیوں میں واضح کی نظر آ رہی ہے۔

پاکستان میں بڑی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے مقابلے میں صرف 18 دن باقی رہ گئے ہیں لیکن ماضی کے بر عکس اس مرتبہ ملک کے مزکوں، چوراہوں پر جگہ جگہ سیاسی جماعتوں کے امیدواروں کے بیزیز اور پوسٹر ز پکھ سیاست سے جزوی طور پر اتفاق کرتے ہوئے ہیں۔

پاکستان کے ایکٹر ایک اور پرنٹ میڈیا پر بھی اگر نظر و رواجی جائے تو یہاں بھی ان سیاسی جماعتوں کے اشتہارات کی بھرمار کھائی نہیں دیتی۔ اگر پرانی کے انتخابات کے وقت کو یاد کریں تو قدر وی وی اور ان میں کسی قسم کا اتو نہیں ہو گا۔ پھر انتخابات کے حوالے سے بے قیمتی کیوں پاچی جاتی ہے؟

پاکستان کے ایوان بالامیں اب تک تن قراردادیں پیش کی گئیں جس میں انتخابات کو ملتوی کرنے کے لیے سیکورٹی کی خراب صورتحال اور سرمومکی شدت کو جواز بیان گیا۔

پاکستان میں عام انتخابات کے انعقاد میں تین ہفتوں سے بھی کم وقت رہ جانے کے باوجود سیاسی کارکنوں اور عالم لوگوں میں بھی جوش و خروش کچھ معلوم ہوتا ہے۔

پاکستان میں تقریباً تمام ہی چھوٹی، بڑی سیاسی جماعتوں اور آزاد امیدوار انتخابی ہم کی تیاریوں کا دعویٰ کر رہے ہیں لیکن جلسوں سمیت سیاسی

سیاست پر محال کریں اور یہ سیاستوں کی ذمہ داری ہے۔ مینگر گلوں یا سرکوں میں ہی ہوتے۔

سیاسی تحریر کار خیم خان کا خیال ہے کہ ملک اس وقت ایک سیاسی بحران کا شکار ہے اور لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کے مسائل اور پریشانیاں حل نہیں ہو رہیں۔

لیکن وہ اس تاثر سے اتفاق نہیں کرتے کہ لوگوں کا اعتقاد سیاسی عمل سے مکمل طور پر اٹھ چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سوال کا جواب ایکش میں ہی ملے گا اگر ووٹر ان آوث کم ہوا تو یہ بات کہی جائے گی کہ لوگوں کا اعتقاد کم ہوا ہے۔ لیکن ذاتی طور پر مجھے نہیں لگتا کہ ووٹر ان آوث کم ہونا ممکن ہے۔

ایکشن 2024: پاکستان کے عام انتخابات سے ہر اہم حقائق اور سوالات پاکستان میں عام انتخابات کا انعقاد اب چند فتوں کی درستی پر ہے۔ یہ ملک کی تاریخ میں باروں عالم انتخابات ہیں جس کے نتیجے میں عموم کو حق رائے دہی کے تحت اپنے نمائندے اسلامیوں میں سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔

ان انتخابات کے حوالے سے چند اہم حقائق اور سوالات کا جواب اس روپ میں دیا گیا ہے۔

ایکشن کب ہوں گے؟

روواں برس آٹھ فروری کو پاکستان میں عام انتخابات کا انعقاد ہونے جا رہا ہے جس کے نتیجے میں ملک میں غیر مرکزی اور صوبائی حکومتوں کا قائم عمل میں آئے گا۔

تاہم یہ انتخابات کافی ممتاز حالات میں منعقد ہو

اس بعد دوسرے میں ہو سکتا ہے کہ کارز مینگر والی ایپ گروپ میں ہو رہی ہوں یا امیدوار انسٹا گرام یا سوشل میڈیا کے ذریعے اپنے پیغام و مدرس تک پہنچا رہے ہوں۔

پاکستانی پیپلز پارٹی پارٹی کے رہنماء زمان کا رہ انتخابی گہما گہما نہ ہونے کا سبب سیاست میں لوگوں کی عدم وضیقی کو سمجھتے ہیں۔

کچھ ایسا لگ رہا ہے اور اگر یہ تاثر درست ہوا تو یہ بڑی غلط بات ہوگی،

اتکیف دہ بات ہو گی کہ لوگوں کا سیاست سے تعلق اٹھ رہا ہے۔

ان کا کہنا ہے کہ یہ سمجھی ہوا ہے کہ ہم نے سیاست کو نما جملہ کہنا شروع کر دیا اور ہم سیاست کو بدنام کرتے گئے۔

وہ کہتے ہیں سیاست سے لوگوں کا اعتداد اٹھنے کے کسی حد تک قصور اور سیاستدان بھی ہیں کی حد تک ہے لیکن تمام ذمہ داری نہیں ہے۔

جب سیاست میں عدم وضیقی سے متعلق سوال جبران ناصر سے کیا گیا تو ان کا کہنا تھا کہ وہ کراچی کے ایک صوبائی حلقے نیں 110 سے امیدوار

بزرگی کی وجہ؟

پاکستان مسلم لیگ ن کی رہنماء عظیم بخاری اور کراچی سے آزاد امیدوار جبران ناصر کہتے ہیں کہ انتخابی گہما گہما کا اندازہ صرف سرکوں پر ہونے والی سرگرمیاں دیکھ کر لگانا بھی درست نہیں۔

اعظمی بخاری پہچایا کہ زمانہ اب جدید ہو چکا ہے اور



جبران ناصر کے مطابق اس میں تو کوئی نجک ہی نہیں کہ پیٹی آئی کے پاس لیوں پلینگ فیلڈ موجود نہیں ہے اور سب پیٹی آئی کے وکیل چیف جلس کے سامنے بھی کہہ چکے ہیں۔

ان کے مطابق یہ ایک آئینی، قانونی اور جمہوری مذاق ہی ہے کہ ایک جماعت کے لوگ آزاد ہیئت سے ایک پارٹی کے منشور تسلی انتخابات لڑیں گے لیکن پارٹی نہیں تو سیاسی گہما گہما کیے نظر آئے کہ کون سی جماعت میں شویلت اختیار کریں؟

واضح ہے ایکش کیمیشن آف پاکستان نے پیٹی آئی کے انترا پارٹی ایکش کو کاحدم قرار دیا تھا جس کے عدم وضیقی کی وجہ؟

بعد جماعت نے اس فیصلے کو سریم کورٹ میں بھی پاکستان مسلم لیگ ن کی رہنماء عظیم بخاری اور چیخ کیا تھا جہاں عدالت عظیم نے ایکش کیمیشن کراچی سے آزاد امیدوار کا انتخابی نامہ کا منشور سروں ڈیلیوری ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ ہم ایک موبائل فون ایپ کے ذریعے حلقے کے عوام کو 25 گھنٹے ان کے منتخب نمائندے تک رسائی دینا چاہتے ہیں۔

سیاسی جماعتیں لوگوں تک رسائی کے لیے سوشل میڈیا سمیت دیگر تکنیکوں کا استعمال کریں گے۔

انتخابی گہما گہما کے لیے سیاسی مقابلہ ضروری ہے جو ہوتا نظر نہیں آ رہا۔

پاکستانی سیاست پر گہری نظر رکھنے والے تجزیہ کار ضیغم خان کا خیال ہے کہ انتخابی گہما گہما کے لیے سیاسی مقابلہ ضروری ہے لیکن اس بار سیاسی مقابلہ ہوتا نظر نہیں آ رہا۔

انہوں نے بتایا کہ سندھ میں کراچی اور دیگر شہری علاقوں کے علاوہ پاکستان پیپلز پارٹی کا سیاسی پڑہ بھاری نظر آتا ہے۔ کچھ علاقوں میں ایم کیو ایم ہے اور کچھ علاقوں میں بیچارا اور دیگر جماعتیں اپنے جس سے سیاسی گہما گہما نظر آتی ہے۔

ضیغم خان مزید کہتے ہیں کہ کچھ علاقوں میں ایک انتخابی نہیں کر سکا۔

جبران ناصر کہتے ہیں کہ سینا لوجی کے دور میں ضروری نہیں کہ اب انتخابات کے سلسلے میں کارز

ضیغم خان مزید کہتے ہیں کہ کچھ علاقوں میں ایک انتخابی نہیں کر سکا۔

جبران ناصر کے مقابلے میں تھوڑا مختلف اس لیے ہے کیونکہ دہاں ہمیشہ انتخابات میں دو بڑی پارٹیوں کا مقابلہ ہوتا آ رہا۔

تعاون سے عوام کو ایس ایم ایس (SMS) سروس فراہم کرتا ہے جس کے ذریعے شہری اپنی رجسٹریشن چیک کر سکتے ہیں۔

1۔ عوام خانچی کا رذ نمبر درج کر کے اور 8300 نمبر پر یونیٹ میچ بھیج کر معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

2۔ ایس ایم ایس کے جواب میں خود کار پیغام موصول ہوگا جس میں تمین چیزیں ہوں گی، انتخابی علاقے کا نام، پلاک کوڈ اور سیریل نمبر۔ دوسرا طریقہ: ڈسڑکٹ ایکشن کمشن کے دفاتر میں موجود است ہر جزوڑا وہ اپنے متعلقہ ڈسڑکٹ ایکشن کمشن کے دفتر میں جا کر اپنی تفصیلات دیکھ سکتا ہے، جہاں حقی وہ لست دستیاب ہے۔ چاروں صوبوں میں ڈی ای سی کے دفاتر کے پتے یا رابطے کی معلومات ایکشن کمشن کی ویب سائٹ پر دیکھی جاسکتی ہیں۔

تیسرا طریقہ: ڈیپلے سینٹر میں موجود است وہ زر ڈپلے سینٹر جا کر فہرستوں میں اپنے نام بھی چیک کر سکتے ہیں۔ البتہ یہ اراکز سارا سال دستیاب نہیں ہوتے۔ ڈیپلے سینٹر زورہ مراکز میں جیسی اسی پی لکٹ کے مختلف علاقوں میں جب کبھی ضرورت محسوس کرتا ہے تو تقریباً 21 دنوں کے لیے قائم کرتا ہے۔

جبکہ ملک پنجاب اور کے پی کے 2023 کے صوبائی انتخابات کا تعین ہے تواب ڈیپلے سینٹر قائم نہیں کیے جائیں گے۔ ان ڈیپلے سینٹر اور ڈیپلے پیوری کے بارے میں مزید تفصیل نیچے لکھی گئی ہے تاکہ قارئین بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

ایکشن کا نتیجہ کب آئے گا؟
ایکشن کا نتیجہ کب آئے گا؟
آٹھ فروری کو انتخابی عمل مکمل ہونے کے ساتھ ہی دونوں کی کمٹی کا عمل شروع کر دیا جائے گا۔ پہلے پونٹ شیش کا نتیجہ مرتب کیا جائے گا اور مددوار ایکشن کیش کی جانب سے ہر حلے کا انفرادی نتیجہ شائع کیا جائے گا۔

عام طور پر اس عمل کو مکمل ہونے میں چوبیس گھنٹوں تک کا وقت لگ جاتا ہے۔ تاہم دو ہزار اخبارہ کے انتخابات کے بعد تین گھنٹے آئے میں غیر معمولی تاخیر ہوئی جسی جس پر اس وقت کے ایکشن کیش کا موقف تھا کہ بتائیج کو مرتب کرنے والے آرٹی ایس سسٹم نے کام چھوڑ دیا تھا۔

ایکشن کیش کے مطابق پاکستان کے بارہ کروڑ انہر لامکھی ہزار دو سو بہت افراد بطور وظیر جنریں۔

ایکشن ایکٹ 2017 کے کیش 26 کے مطابق ایک شخص انتخابی علاقے میں بطور وظیر اندرج کا حقوقار ہوگا اگر وہ:

(1) پاکستان کا شہری ہے۔

(2) عمر 18 سال سے کم نہ ہو۔

(3) انتخابی فہرستوں کی تیاری، نظر ثانی یا صحیح کے لیے دعویٰ، اعتراضات اور درخواستوں کو مدد کرنے کے لیے مقرر کردہ آخری دن تک کسی بھی

وقت پیشل ڈینا میں ایڈر رجسٹریشن انتخابی کی طرف سے جاری کردہ قوی مخالفی کا رذ رکھتا ہو۔

(4) کسی مجاز عدالت کی طرف سے اسے تاصل داشتہ قرار دیا گیا ہو۔

(5) کیش 27 کے تحت انتخابی

پاکستان پیشہ پارٹی سمیت متعدد سیاسی جماعتوں ان انتخابات میں حصہ لے رہی ہیں۔ تاہم یہ تین

جماعتوں 2018 کے ایکشن میں بالترتیب پہلے، ایک شخص انتخابی علاقے میں بطور وظیر اندرج کا حقوقار ہوگا اگر وہ:

آزاد امیہ واروں نے حاصل کیے تھے۔

اس پار ایکشن کیش کے اخراج اپارٹی ایکشن پر فیصلے کے بعد تحریک انصاف کو بلے کا نشانہ نہیں مل سکا تو

اس جماعت کے تمام امیدوار آزاد جمیعت سے انتخابات میں حصہ لیں گے یوں پیٹی آئی اسلامیوں میں مخصوص نشتوں سے بھی محروم رہے گی جس کے

لیے ان کا کسی دوسرا جماعت سے الحال مکائد ہے۔

اگر 2018 کے انتخابات کے تینگ کا جائزہ لیا جائے تو قوی اسی میں تحریک انصاف نے جمیوعی طور پر سب سے زیادہ ووٹ حاصل کیے تھے جن کی

اور اس کی پانچ سال کی مقررہ مدت 12 اگست 2023 کی رات 12 بجے تک مل ہوتا تھی۔ تاہم اس وقت کے وزیر اعظم شہزاد شریف نے مقررہ مدت سے قبل ہی نو اگست کو اسلامی تحلیل کر دی تھی جس کے بعد سے اب تک ملک میں نگران حکومت کام کر رہی ہے۔

آنہیں کے تحت عام انتخابات اسلامی کی تحلیل کے 90 دن بعد ہوتا تھا تاہم سابقہ حکومت کی جانب سے مردم شاری کی منظوری کے بعد ایکشن کا انعقاد اتنا کا کام کر رہا ہوا۔

عمران خان کی جماعت تحریک انصاف نے جنوری 2023 میں وصوبوں پنجاب اور خیبر پختونخوا میں اسلامی تحلیل کر دی تھیں اور اس وقت سے ہاں گمراں حکومتوں قائم ہیں۔

کتنی نشتوں پر انتخابات لڑے جائیں گے؟ پاکستان ایکشن کیش کے مطابق

ملک بھر سے قوی اسی کی 266 نشتوں میں جبکہ صوبائی اسلامیوں کی

عام نشتوں کے 593 حصے ہوں گے۔

سن 2018 کے عام انتخابات میں قوی اسی کی 272 نشتوں میں جبکہ صوبائی اسلامیوں کی 577 حصے۔

خواتین کے لیے مخصوص سماں اور اقلیتوں کی دس مخصوص نشتوں کو ملا کر قوی اسی کی 342 نشتوں میں جوگہنی کیم ہو کر 336 رہ گئی ہے۔

گذشتہ ایکشن کے مقابلے میں اس تبدیلی کی ایک اہم وجہ قابلی علاقوں کا خیبر پختونخوا میں انعام

25 دنیں آئینی ترمیم کے تحت فاتا کو خیبر پختونخوا میں ضم کر دیا اور پھر اس کی 12 نشتوں کم کر کے چھ کر دی گئیں اور وہ خیبر پختونخوا کے کوئی میں شامل کر دی گئیں۔

یوں اس صوبے کا قوی اسلامی کا کوئی 39 نشتوں سے بڑھ کر 45 نکل ہیچ گیا اگر قوی اسلامی کی جمیونی نشتوں 342 سے کم ہو کر 336 رہ گئی۔

یعنی قوی اسلامی میں سادہ اکثریت حاصل کرنے اور وفاق میں حکومت بنانے کے لیے 169 سیٹیں درکار ہوں گی۔

کون سی بڑی جماعتوں نے کرتا ہے۔ ابھی فصلہ عدالتوں نے کرتا ہے۔

ووٹ کون ڈال سکتا ہے؟ پاکستان مسلم لیگ نواز اور



وضاحت/نوٹ: پیشل ڈینا میں ایڈر رجسٹریشن

اعداد ایک کروڑ اسٹھلاکھا تھا جو اسے ہزار نو تھی۔

اوسرے نمبر پر پاکستان مسلم لیگ نواز نے ایک شناختی کارڈ کو بطور وظیر رجسٹریشن کے مقدمہ کے لیے یا ایکشن میں ووٹ ڈالنے کے لیے درست سمجھا

ووٹ حاصل کیے تھے جبکہ پیشہ پارٹی اسٹھلاکھا اٹھ سو پندرہ ووٹ کے ساتھ یہ مرتبہ نہیں تھی۔ آزاد جائے گا، باوجود اس کے کہ اس کی معادھت ہو جائے۔

اپنا ووٹ کیسے چیک کیا جاسکتا ہے؟ ووٹ کی تصدیق کرنا بے حد آسان ہے، شاید ووٹگ کے عمل میں سب سے آسان کام بھی ہے۔

ایسی پی کی ویب سائٹ کے مطابق ووٹگ کے مقابله میں اس پار مخلقات کا سامان ہے۔ پرانی میں اپنی رجسٹریشن چیک کرنے کے دو طریقے مقدمات کا سامنا ہے۔ عمران خان اس پار ایکشن کی

تیسرا طریقہ: اس ایم ایس (SMS) سروس ایکشن کیش آپ پاکستان (ایس پی) نادر کے

ووٹ کے پانچیں نہیں تھے۔

اوسرے نمبر پر اسے ہزار نو تھی۔

کروڑ اسٹھاکیں لا کھا کو بطور وظیر رجسٹریشن سو جھپن

ووٹ حاصل کیے تھے جبکہ پیشہ پارٹی اسٹھلاکھا اٹھ سو پندرہ ووٹ کے ساتھ یہ مرتبہ نہیں تھی۔ آزاد جائے گا، باوجود اس کے کہ اس کی معادھت ہو جائے۔

اپنا ووٹ کیسے چیک کیا جاسکتا ہے؟ ووٹ کے پانچیں نہیں تھے۔

تیسرا طریقہ: اس ایم ایس (SMS) سروس ایکشن کیش آپ پاکستان (ایس پی) نادر کے

ووٹ کیسے چیک کیا جاسکتا ہے؟ ووٹ کے پانچیں نہیں تھے۔



کیا مصنوعی ذہانت خطرناک ہو سکتی ہے؟

'چیٹ جی پی ٹی' کی ایجاد نے ٹکنالوجی کی دنیا میں ایک طوفان برپا کیا ہے

مصنوعی ذہانت پر تحقیق کرنے والی کمپنی اورپن اے آئی، کی جانب سے نومبر کے اواخر میں چیٹ جی پی ٹی کے نام سے ایک چیٹ باٹ لائچ کیا گیا تھا۔

پروسینگ۔ مصنوعی ذہانت سسٹم کو ڈیبا سے سیکھنے پر بینگ کی شاخت کرنے، اور اس ڈیبا کی ڈیبا پر پیشین گوئیاں یا فحیل کرنے کے قابل بناتا ہے۔ یہ اکثر میں رنگ الگوریتم کے استعمال سے حاصل کیا جاتا ہے اور سو اون کے جواب دے سکتا ہے اورپنیوں کا مسلسل تجزیہ کر کے وقت کے ساتھ ساتھ اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کی اجازت دیتا ہے۔ اس کی بہتی مختلف اقسام میں، بشوں اصول پرمنی نظام، نیئر نیٹ ورک، جینیاتی الگوریتم، اور ماہر نظام۔ یہ نظام محنت کی دیکھ بھال اور مالیات سے لیکر قلق و حمل اور مینیون پر چرگنگ تک، ہمارے رہنے اور کام کرنے کے طریقے میں انقلاب لانے کی صلاحیت کے ساتھ وسیع پیمانے پر شعبوں پر لاگو کیے جاسکتے ہیں۔

مصنوعی ذہانت بمقابلہ تحقیق ذہانت اب آپ خود بتایے کہ اگر مصنوعی ذہانت کی میں سے کہا جائے کہ سعادت حسن منونے اپنی کہانیوں اور کرداروں کے لیے یہ کیوں کہا کہ میری کہانیاں اور کردار بہہد اور نیلگے ہیں۔ میں ان کو پڑھنے نہیں پہنچا سکتا یوں کہ آپ کامانج ہتھی بد صورت ہے۔ وہی بھی ہے۔ چیٹ جی پی ٹی کی ایجاد نے ٹکنالوجی کی دنیا میں ایک طوفان برپا کیا ہے۔ 30 نومبر 2022 یہ کمپیوٹر سسٹم کی ترقی ہے جو ایسے کام انجام دے سکتے ہیں جن کے لیے عام طور پر انسانی ہائے زندگی پر اپنا اثر ڈالا ہے اور منفرد عرصے کے ذہانت کی ضرورت ہوتی ہے، جیسے بصری اور اک، دوران ٹکنالوجی، صحت، تعلیم، تجارت، کاروبار اور تقریبی کی شاخت، فیصلہ سازی، اور قدرتی زبان کی

بینگ سے تعلق رکھنے والے صارفین کی تعداد 10 کروڑ تک پہنچ چکی ہے۔ چیٹ جی پی ٹی ایک طاقت و راء آئی نول اور کمپیوٹر لینکوں کا مذہل ہے جو کہ انسانوں کی طرح گفتگو کر سکتا ہے اور سو اون کے جواب دے سکتا ہے۔ اب یہ پروگرام تصاویر اور ویڈیوؤز کو بھی پر ایکس کر سکتا ہے۔ ان کے خیال میں اس بات سے انکار نہیں کہ مصنوعی ذہانت کے کافی انتہائی اثرات کے مطابق دیوب سائٹ ذیروں کر سکتا ہے۔ اس کو تین ارب لفظوں کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔

آنے والے امکانات کو پر بینگ پریس کی ایجاد کی طرح دیا کو موثر طریقے سے تبدیل کرنے کے لیے ذہانت کی عکاس اس کے لیے ہم یہاں ڈاکٹر شعیب سعادت کی بنائی ہوئی مصنوعی تصاویر کا اختیار پیش کر رہے ہیں۔ ایک امریکی سینئر نے بھی بالکل اسی طرح کے خطرے کی نشان دہی کی۔ ان کے خیال میں اس بات سے انکار نہیں کہ مصنوعی ذہانت کے امتحان سے ہو سکتے ہیں بلکہ ایک ایم برم کی طرح خطرناک اور ایک ایم کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔

مصنوعی ذہانت اور حقیقی ذہانت کے امتحان سے ہو کر ایک ایم کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔ اس فنکار کا پس منظر ڈینا سائنٹس کا ہے اس لیے ان کا مانا ہے کہ وہ مصنوعی ذہانت کے اصولوں کو بہت اچھی طرح سمجھتے ہیں اور انہیں عام انسانی فہم کے مطابق ڈھانے اور ترتیب دینے کی باریکیوں سے واقف ہیں۔

مخفی اثرات سے بچنے کے لیے قوانین متعارف کرنا ضروری ہے۔

17 مئی کو چیٹ جی پی ٹی کی ماک کمپنی اورپن اے آئی کے چیف ایگزیکوٹیو سیم آئیم نے امریکی بینٹ کی کمپنی کے سامنے یہ بیان دیا کہ مصنوعی ذہانت کو ریگولائز کیا جانا چاہیے۔ وہ یہ بیان مصنوعی ذہانت کے مکانہ خطرات کے حوالے سے بجٹ میں ریکارڈ کروار ہے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ مصنوعی ذہانت کے نتیجے میں سامنے



مصنوعی ذہانت کے مطابق وہ کیا ہے؟

چیٹ جی پی ٹی کی ایجاد نے ٹکنالوجی کی دنیا میں مصنوعی ذہانت (آرٹیفیشل ایٹھنیس) سے مراد ایک طوفان برپا کیا ہے۔ 30 نومبر 2022 یہ کمپیوٹر سسٹم کی ترقی ہے جو ایسے کام انجام کو آغاز کرنے والے اس پلیٹ فارم نے ہر شعبدہ دے سکتے ہیں جن کے لیے عام طور پر انسانی ہائے زندگی پر اپنا اثر ڈالا ہے اور منفرد عرصے کے ذہانت کی ضرورت ہوتی ہے، جیسے بصری اور اک، دوران ٹکنالوجی، صحت، تعلیم، تجارت، کاروبار اور تقریبی کی شاخت، فیصلہ سازی، اور قدرتی زبان کی

گے۔ یہ سیاسی رہنماؤں کی جھوٹی، جعلی یا مسخ شدہ تصاویر بنا سکتا ہے جیسا کہ کچھ روز قبائل پوکر تین صدر ولادی ہیر زینلنسکی کی روشن کے سامنے سر نذر کرنے کی ویڈیو بنانی لایتھی تھی۔

اے آئی اور چیز بولٹس کو غلط معلومات اور جعلی خبروں کو پھیلانے کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے اور اسے عموم میں پھیلانے کے لیے سوشل میڈیا کے الگوریتم میں ہیرا پھیری کی جاسکتی ہے۔ یہ عوامی مقابیت کا اندازہ لگانے میں مدد دے سکتے ہیں۔

اے آئی مختلف سیاسی رہنماؤں کو باخبر کرنیں مزید یہ کہ اے آئی معاشی میدان میں پیداواری صلاحیت اور کارکردگی پڑھانے میں بھی مدکار ثابت ہو سکتی ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق آئندہ دس سالوں کے دروان جز بیوائے آئی سے سالانہ عالمی جی ڈی پی میں 7.0 فیصد اضافہ متوقع ہے۔ جز بیوائے آئی میڈیا جیسا کہ گوگل کا بارڈ اور چیز بیت جی پیٹی کے پاس اعلیٰ درجے کی ذہانت ہے جو کہ زیادہ تر انسانوں کے پاس نہیں ہوتی۔ یہ چیز ایک اور خطرے کو جنم دیتی ہے۔ کیا اے آئی انسانی ملازمتوں پر بقدر کر سکتی ہے؟ اگرچہ اے آئی بہت سے شعبوں میں انسانوں کی مدد کر رہی ہے لیکن یہ خطرہ مسلسل موجود ہے کہ یہ انسانوں کا مقابل ثابت ہو گی۔

جب عام ڈائریورز نے ایک وقت میں اوپر اور کریم کی وجہ سے ملازمتوں سے باتھ دھونے تھے، اس بات کا امکان ہے کہ خود کار کاروں کی آمد سے اور اور کریم کے ڈائریور ملازمت سے محروم ہو جائیں گے

معنوی ذہانت مکمل طور پر انسانوں کی جگہ نہ بھی لے لیکن یہ نئی تکنیکی اور غیر عکسی میں ملازمتیں تخلیق کرتے ہوئے کچھ ملازمتوں کو کار بنا سکتی ہے۔ جو لوگ ان تبدیلیوں کو اپنانے یا سیکھنے کے لیے تیار نہیں وہ خسارے میں رہیں گے۔

ای طرح چیز جی پیٹی مختلف سماجی شعبوں میں مدکار بنا ہتھ ہو سکتا ہے۔ سب سے نمایاں تغیری شے میں اس کا استعمال ہے۔ طبلاء ہر بڑے بیانے پر اسے اپنی اساساً نہیں بنانے یا مضامین کا خلاصہ کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

اس سے جہاں طبلاء پر بوجھ کم ہوا ہے وہیں پروفیسرز پر بوجھ بڑھ گیا ہے۔ اے آئی سے تار کر دہ مواد کو انسانوں کی لکھی ہوئے تحریر سے فرق کرنا مشکل ہے۔ یونیورسٹی آف کمپرچ کی تحقیق کے مطابق اے آئی پر مکمل انحراف قلمی شعبے کو

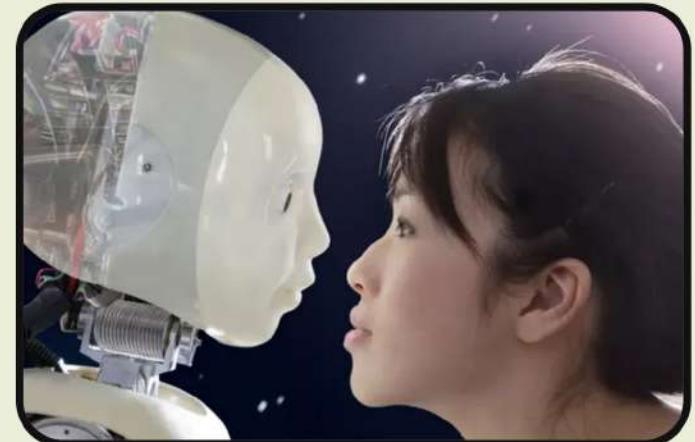
بنائے گئے تو یہ بڑی حد تک ہم پر بہت جلد غالب آجائے گی۔

اس بات سے کسی کو انکا نہیں کہ مصنوعی ذہانت کے بہت سے فائدے ہیں لیکن دوسری طرف اگر اس کو ریگولرائز نہیں کیا جاتا تو اس کے سیاسی، معاشرتی، معاشی اور عسکری میدانوں میں نقصانات بھی ہیں۔ سیاسی میدان میں یہ چیز بولٹس مختلف امیدواروں کی عوامی مقابیت کا اندازہ لگانے میں مدد دے سکتے ہیں۔

اے آئی مختلف سیاسی رہنماؤں کو باخبر کرنیں چلانے، ویب سائٹس اور سوشل میڈیا اکاؤنٹس چلانے، لوگوں سے بات چیت کرنے، ان کے سوالات کے جواب دینے، اور مطلوبہ مواد تیار کرنے میں مدد کر سکتی ہے۔ جز بیوائے آئی عوامی حمایت کا اندازہ لگا سکتی ہے اور انتخابات کے نتائج سے قبل از وقت آگاہ کر سکتی ہے۔

یہ مصنوعی ذہانت کے میدان سیاست میں پچھہ بہت استعمالات ہیں، تاہم ان ریگولیڈ اے آئی (بغیر ضابطے کے) سیاسی رہنماؤں کی کارکشی، عوامی وقت یا اور بھی ضروری ہو جاتا ہے جب اس بات کا خطرہ موجود ہے کہ اے آئی، میشن، اپنے اور حمایت اور کسی کی خلافت میں تعلق کا اور غلام کے تعلق میں بدل سکتے ہیں۔

جب چیز جی پیٹی سے سیاسی کیوں نیکیشن اور



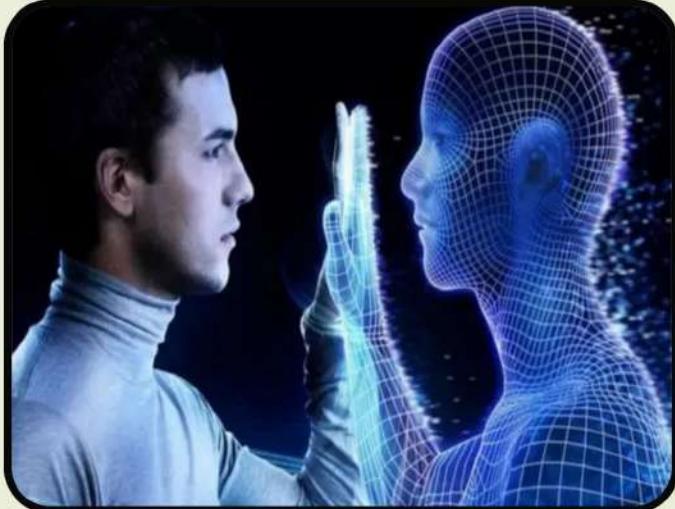
آئیش کے ساتھ اسی تحریر آپ کو لکھ کر دے سکتی ہے؟ پہچھے کوئی انسان بیٹھے تھے جو اس کو چالا رہے تھے۔ کافی تگ و دو کے بعد میں اس کو یہ سمجھانے میں کامیاب ہوا کہ ایسا کچھ نہیں ہے اور یہ خود کار طریقے سے کام کرنے والا سو فٹ ویرہ ہے۔ اگرچہ ایجاد کسی بھی ترقی یا فتح معاشرتے کا انتیاز ہوتی ہیں، لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ لوگوں کے تحفظ کو پیشی بنانے کے لیے ان کا کششوں کیا جائے۔ اس میں فیڈ کے لیے ڈنیا کی پرمندرا ظاہر کرتی ہے کہ یہ کام کرنے کے لیے پرکیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ انسانوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے بھی یہ مسلسل یکہ رہا ہے اور خود کو اپ گریڈ کر رہا ہے۔ روزمرہ کے معمولی مسائل جیسا کہ ای میلو یا پیغامات لکھنے کے ساتھ ساتھ یہ پیغامہ کام جیسا کہ آڈٹ وغیرہ کرنا بھی سر انجام دے رہا ہے۔ اس کی مقبویت کو دیکھتے ہوئے کافی کمپنیز نے چیز جی پیٹی کو اپنے پروگرام کا حصہ بنایا جیسا کہ مانیکرنسافٹ کے بانگ سرچ اجنب کو اس کے ساتھ لئک کر دیا گیا ہے۔ سینیپ چیت نے جب اس کو اپنی ایپ میں شامل کیا تو اس کی شہرت مزید پھیل گئی۔

جہاں پہلے اس کو صرف پڑھ لکھ لوگ استعمال کر رہے تھے، اس ایپ میں آنے کے بعد عام لوگوں نے بھی اسے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس میں ایک بڑا غضرب اس کی مقابی زبانوں کو سمجھنے کی صلاحیت اور مزاج سے بھر پور جواب دینے کی ترقی تھی۔ یہ رونم اردو میں بہت اچھے سے بات کر سکتا ہے۔

پاکستان میں کچھ دن تو سوشل میڈیا پر اس کا خوب چرچا رہا۔ ہر کوئی چیز جی پیٹی کے ساتھ بات کر کرتا ہے کیونکہ موبائل فون کے استعمال میں کوئی جوں جوں ہر روز زیادہ سے زیادہ ڈنیا تخلیق ہو رہا ہے، یہ پروگرام اور زیادہ ذہین ہوتے جائیں۔

طرح اگر مصنوعی ذہانت کے لیے بروقت قاتین نہ ہے، یہ پروگرام اور زیادہ ذہین ہوتے جائیں۔

کرنے، غلط سوچ کو پہنچ کرنے اور غیر مناسب سوالات کو مسترد کرنے کی بھی آزادی ہوتی ہے، مضمون، شاعری اور لطیفوں سے لے کر کمپیوٹر کو ذرا فروری میں اس ریکارڈ کے بارے میں بتانے تک اور ذا انسٹرام، تصاویر، کسی بھی طرز کا آرت ورک اور بہت کچھ اس کے تجربے کاروں نے کہا ہے کہ 20 برس سے ہم اخترینیت کو تحریک کر رہے ہیں، ایسے ہے۔



اس کا دائرہ کار ان طلباء سے شروع ہو کر، جو انہیں اپنا زیادہ کی اخترینیت اپنی کمپنی کی تیز رفتار ہوم ورک کرنے کے لیے اسے استعمال کرتے ہیں، ان سیاست دانوں تک بھی پہلیا ہوا ہے جو اپنی تقریبی اس کی مدد سے تیار کرتے ہیں۔ اس رجحان نے انسانی وسائل میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ مکینا لوگی کی دنیا میں آئی ہے جیسی بڑی کمپنیوں نے تقریباً آٹھ ہزار ملازمتوں کے خاتے کا اعلان کیا ہے۔ اب وہ یہ کام مصنوعی ذہانت کی مدد سے لیں گے۔

سرمایہ کاری بینک گولڈ مین سیکس کی ایک رپورٹ میں مارچ کے آخر میں اندازہ لگایا گیا تھا کہ مصنوعی ذہانت آج کل انسانی ملازمتوں کے ایک چوتھائی حصے کی جگہ لے سکتی ہے حالانکہ اس سے زیادہ پیداواری اور ذائقہ ملازمتیں بھی پیدا ہوں گی۔ اگر یہ تمام ہداییاں آپ پر حاوی ہو جاتی ہیں تو اپنے آپ کا ایک ایسی حقیقت کے لیے تیار کریں جو اور بھی پریشان کن ہو سکتی ہے اور یہ ہے کہ اس کے تمام اثرات کے ساتھ جو ہم اب تجربہ کر رہے ہیں، وہ اے آئی کی ترقی کا صرف پہلا مرحلہ ہے۔ ماہرین کے مطابق دوسرا مرحلہ، بہت زیادہ انقلابی ہو گا اور جلد سامنے آ سکتا ہے جبکہ تیسرا اور آخری مرحلہ اتنا جدید ہے کہ یہ دنیا کو کامل طور پر بدال دے گا، یہاں تک کہ انسانی وجود کی قیمت پر۔

اے آئی کو ریگویٹ کرنے والے قوانین متعارف کرانے سے گیریزاں ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس طرح کے قوانین انہیں مکینا لوگی کی دوڑ میں پہنچھے دھیل سکتے ہیں۔ تیز رفتار ترقی کے دور میں، یہ اس کا استعمال تو مددگار ہو سکتا ہے لیکن کلی طور پر اس پر خصوصیہ ناگلط ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ درستگاہوں میں ایمانداری اور میراث کو ترقی بنانے کے لیے ان فوڈز کو گلزار کیا جائے۔

اگرچہ سو میلین معاملات میں تو اے آئی کا استعمال لہذا، پابندی کے بجائے خوااب اور قوانین پر زور بہت حد تک ہے، یہ عسکری شبجے میں بھی بہت مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ امریکی محکمہ دفاع کے ایک الہاکار کے مطابق اے آئی ملٹری سوفٹ ویز کو تیار کرنے میں بہت مدد کر سکتی ہے۔

ان کے مطابق اس سے قابل ڈیلپریز اور کوڈر ز کو اس کے مفاد میں بہت مدد کر سکتی ہے۔ اسے قابل ڈیلپریز یونیورسٹی کے 2023ء کے سازی، مدد اور اختیار کرنے، دفاعی حکمت عملی بنا نے اور مختلف سیسیز سے حاصل شدہ ذہنا کا تجزیہ کرنے میں اے آئی مددگار ہو سکتی ہے۔ اسے ابھری ہوئی عسکری مکینا لوگی جیسے کہ ڈرون، میراں، جیت، نینک وغیرہ میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مہلک خود کار تھیاروں کے نظام میں جزویہ اے آئی کا استعمال سب سے زیادہ خطرناک ہو گا کیونکہ یہ تھیار ایک بار فعال ہونے کے بعد خود کار طور پر صنouی ذہانت کا سیار مرحلہ کیا ہے اور اسے انتہائی خطرناک کیوں سمجھا جا رہا ہے؟

اس سے احتساب، ذمہ داری اور شفافیت کے

یہ اے آئی کی وہ شاخ ہے جو صارف کی ہدایات کے جواب میں موجودہ ذہنا (عام طور پر اخترینیت سے لی جاتی ہے) سے اصل مادوں تیار کرنے کے لیے وقف ہے۔

چیز بھی پیٹی دو اصل کمپنی کی جانب سے مصنوعی ذہانت کی بنیاد پر ہائے سافت ویز میں تازہ ترین اضافہ ہے جسکی کمپنی کی جانب سے جائز ویو پری ٹرینڈر ان سفور مریا جی پیٹی کہا جا رہا ہے۔

چیز بھی پیٹی اسے آگر آپ کوئی بھی سوال پوچھیں تو آپ کو اس حوالے سے ایک مفصل اور بہتر جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ چاہے آپ اس سے کوئی لظیم لکھوا کیں یا اپنے سکول کی اسائنس میں رہنمائی حاصل کریں، یہ سافت ویز آپ کو اکثر مایوس نہیں کرے گا۔

نومبر 2022 کے آخر میں اپنے آغاز کے بعد سے بارے میں خوف پیدا ہوتا ہے کہ کون ذمہ دار ہو گا اور کس کا احتساب ہو گا۔ اس لیے اس کو ریگویٹ کرنا بہت ضروری ہو جاتا ہے، کیونکہ وقت کے ذہانت کا استعمال کرتے ہوئے سوالات کے جواب دیتا ہے یا صارفین کے مطابق پرمن تنی تیار نظر انداز کرتے ہوئے آزادانہ اقدامات کر سکتی ہوئی اخترینیت اپنی کمپنی بن گیا۔

اگرچہ اٹلی نے چیز بھی پیٹی پر پابندی لگائی تھی جو صرف دو ماہ میں وس کروڑ فعال صارفین اس تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ مکینا لوگی کی عمرانی کا بھائی ہے، لیکن بہت سے ممالک بزریوں



فضائی آلودگی ایک عالمی خطرہ ہے

وہ ہوا جہاں ہم سانس لیتے ہیں اس میں زہریلی گیسیں اس قدر زیادہ ہو گئی ہیں کہ انہوں نے اوزون کی تہہ کو ہی تباہ کر دیا ہے

پھیپھڑوں کے متاثر ہونے کے امکانات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ ڈبلیوائیک اور کے ڈنیا سے پتا چلا ہے کہ روزانہ 15 سال سے کم عمر پر 93 فیصد انتہائی مہلک ہو ایں سانس لیتے ہیں۔

جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو اس وقت ہر شیخو بصورت تھی یا خوبصورت الگی تھی۔ شہر، قصبه، گاؤں، ندی نالے، چشے، نہریں، ندیاں، دریا، پہاڑ، سر کیں، کچے کے راستے پگڈی نہیں تھے۔ اور کہتے ہیں جسیں تھے۔ ماحول، صاف سترہ، موسم اپنے وقت پر بدلتے، کسان وقت پر فصل بوتے وقت پر کامٹتے۔ سب کچھ فطرت کے اصولوں کے مطابق تھا۔ اس لیے انسان خوش تھے۔ لیکن اب افسوس ہوتا ہے کہ کئی دہائیاں گزرنے کے بعد پاکستان اب پہلے جیسا نہیں رہا۔ پہلے آسان میں ستاروں کی جملہ اہست صاف نظر آتی تھی لیکن اب تو ستارے دیکھنے سے بھی بکشل نظر آتے اب پاکستان کی فضائیں زہریلی ہو چکی ہیں صاف شفاف ہوا آلودہ ہو چکی، ندیاں چشے اور دریا، بد بودا رہو چکے، زہریلی گیسوں اور دھوکیں نے آمان کے محفوظ اخطلوں کو چاڑنا شروع کر دیا اور سموگ کی شکل اختیار کر لی ہے جس سے خوفناک پاریاں، تیز رفتاری سے پھیل رہی ہیں شہریوں کو سانس لینے میں دشواری ہو رہی ہے۔ ہم اور ہمارے سیاست دان شروع میں تو آکھیں بند کیے پیشہ رہے لیں

اموات کے حوالے سے سرفہرست پانچ ممالک ایشیا کے ہیں، جن میں جیمن، بھارت، پاکستان، انڈونیشیا اور بولگدیش شامل ہیں۔

رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں 2017 سے لے کراب تک چھتی اموات ہوئیں ان کا اندازہ لگانا

ہے کہ وہاں ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے پچھوں کی زندگیاں انداز 23 ماہ تک کم، جبکہ شانہ امریکا اور

ایشیا پیسینک کے ترقی یافتہ حصوں میں پچھوں کی زندگی میں 20 ہفتوں کی وجہ سے کم تر تھی۔

انہوں نے پچھلے کمی سو برسرور میں نہیں کی۔ ترقی کی پر فرقاً اس قدر ترمیز ہے کہ اگر سوسال پہلے والا بنہ غلطی سے اس دنیا میں آجائے تو موجودہ نیکتا لوہی اور گرد و غبارہ کیجہاں تو دور پر پیشان ہو جائے، کیونکہ اس کی قیمت ہم نے اپنی زندگیوں کو گروہ رکھ کر جکائی ہے اور آج یہ زہر ماحولیاتی آلودگی یا سموگ کی صورت ہم سب کی اُس نیں بس چکا ہے۔

وہ ہوا جہاں ہم سانس لیتے ہیں اس میں زہریلی گیسیں اس قدر زیادہ ہو گئی ہیں کہ انہوں نے اوزون کی تہہ کو ہی تباہ کر دیا ہے، جس کی وجہ سے شہر کی ہوا آلودہ ہو کر اسموگ کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ ایک نئی تحقیق کے مطابق موجودہ دور میں پیدا ہونے والے پچھوں کی زندگی ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے او سطھ 20 ماہ کم ہو سکتی ہے اور اس کے زیادہ اڑاثات جنوبی ایشیا میں ہوں گے۔

دی ایشیٹ آف گلوبل ایمز کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں میریا، ٹرینک حادثات، غذائی کمی یا الکھل کے بعد قابل از وقت اموات کی پانچھیں سب سے بڑی وجہ ماحولیاتی آلودگی یا اسموگ ہے۔

تحقیق میں شرقی ایشیا کے بارے میں اکشاف ہوا



قوائمی ہنانے کے باوجود جیمن میں ماحولیاتی ناممکن ہے۔

عالی ادارہ صحت کی جانب سے ایک مطالعے سے پتا چلا کہ گھروں میں یا باہر مضر ہوا سے ہر سال 15 کی نسبت سب سے زیادہ ہیں، جہاں صرف 2017 میں آلودگی کی وجہ سے آنھلاکھ پنج موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ پنج بڑی عمر کے لوگوں کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے سانس لیتے ہیں الہماں کے میں زیادہ آلودگی کی وجہ سے سب سے زیادہ

جراں یوں کو ختم کرنے کیلئے ناکافی ہے۔ پلاسٹک بیگ صد یوں زمین میں پڑے رہنے والے دفاتر کے باوجود بھی تخلیل نہیں ہوتے، اگر جایا جائے تو فضائی آلوگی کا باعث بن کر کئی بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔

پچھلے کچھ بررسوں سے ہر سال سرد یوں میں کچھ دنوں کیلئے پاکستان اور بھارت میں ماحولیاتی آلوگی کی ایک نئی قسم سے لوگوں کو سامنا کرنا پڑ رہا ہے، جسے اس لوگ کہتے ہیں۔ اس لوگ سے ماحولیاتی آلوگی میں خطرناک حد تک اضافہ ہوتا ہے، جس سے ہوا کی کوئی بہت خراب ہو جاتی ہے اور اس لوگ سے متاثر آلوگ علاقوں میں نئے والے لوگ لگے اور سانس کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ماحولیاتی آلوگی بڑھنے کی ایک بڑی وجہ پر وہ یہ مصنوعات اور مختلف نوعیت کے سیکیلز کا بڑھتا ہوا استعمال ہے۔ ان سے ایسی گیمز پیدا ہوتی ہیں جو ہماری زمین کی فضائیلیے مناسب نہیں۔ کوئی ماحولیات کی آلوگی کو سنجیدہ لینے کو تیرنیں، لوگ بے دھڑک کوڑاگی مخلوں میں پھینک رہے ہیں، گلیوں اور سڑکوں پر تجاوزات قائم ہو رہی ہیں، کوڑے کے ڈھیر کو آگ لگا کر ماحولیاتی آلوگی



ابحالت بد سے بدرت ہو گئے ہیں پنجاب میں خاص طور پر لاہور میں صورتحال کافی نازک ہو چکی پہلے پہل دھنند ہوتی تھی لیکن اس میں شفافیت تھی لیکن اب یہ زہر آلوگ ہو چکی ہے اور آئندہ برس اس کے پھیلاؤ اور زہر میں مزید اضافہ ہو گا اور یہ انتہائی الارمنگ پھویش میفھائی آلوگی یا سوگ کے پھیلاؤ میں ہم سب ذمہ دار ہیں یہ ایک عالمی مسئلہ بھی تھیں ہم اسی حالت میں بدل نہیں سکتے اس لیے بہتر ہو گا کہ پھیلائے گھر پر توجہ دیں اور ایسے انتظامات کریں جن سے یہ اپنے صورت حال بہتر ہو سکے حکومت کو بھی شاید اب ہوش آگیا ہے وہ بھی اقدامات کرنے میں مصروف عمل ہیں لیکن ہر ممکن کوشش کے باوجود قدرت کے کاموں میں آلوگی کی وجہ سے کم بھی رہا ہے۔ ماحولیاتی آلوگی کی کوئی مداخلت نہیں کی جاسکتی خدا ہم سے راضی ہو جائے تو شاید برسات ہو اور تغیریں کچھ بہتری آئے۔ اس کیلیا وہ کچھ فوری نوعیت منصوبے بنائے جاسکتے ہیں آج کل گاؤں، قبیلوں اور شہروں تک گاڑیاں اس قدر بڑھ چکی ہیں کہ گاڑیوں کا چنان محل ہو چکا ہے اس بے نظم ٹریک سے ڈیزیل، پیروں اور گیس کی اخراج ہونے سے فساد قدر آلوگ ہو چکی ہے کہ ماں کس پہنچا ضروری قرار دیا جا چکا ہے۔ گاؤں میں فصلوں کی کثافتی کے بعد جلانے والا گل بھی سوگ یا فضائی آلوگی کا سبب بنتا ہے، بھتوں اور فیکریوں سے نکلنے والا دھواد انتہائی زہریلا ہوتا ہے جو کہ سانس کی بہت سی بیماریوں کا سبب بنتا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ان مضر صحت دھویں والی فیکریوں اور بھتوں کو شہروں سے دور بنا لیا جائے۔ اس کے علاوہ سڑکوں، شہر اہوں پر پلک ٹرانسپورٹ لائی جائے



میں اضافہ کیا جا رہا ہے، درخت کاٹے جا رہے ہیں۔ فیکریوں سے نکلنے والے زہریلے دھوئیں پر پاندی نہیں لگائی جا رہی۔ یہ مسئلہ چونکہ کسی ایک ملک اور قوم کا نہیں بلکہ یہ پوری دنیا اور اس میں لئے والی تمام نسلوں کی بھانا ہے، اس لیے سب کو باہم مل کر اس کا حل نکالنا چاہیے۔

بیک بنا نے والی تھی فیکریاں بنا نے پر پاندی عائد کی جا رہی ہے۔ مکمل موسیمات کے مطابق پلاسٹک پاندی کیلئے اپنالوں میں استعمال ہونے بیک تباہ کرنے کیلئے اپنالوں میں استعمال ہوئے رہی ہے جس کی وجہ سے داری کی حد تک شہریوں پر بھی عائد ہوتی ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق والا پلاسٹک کا کچھ اضافہ کیا جاتا ہے۔ ری سائکل کیا جانے والا پلاسٹک 80 ڈگری سینی گریڈ پر نیایا جاتا ہے جو کچھ رے میں موجود بیکٹریا اور خاصیت یہ ہے کہ اسے مختلف اشکال میں با آسانی



تقاریر کا مقابلہ کرنے میں تعلیم اور اسلام کے اہم کردار کے لیے وقف کر رہا ہے۔ یہ ایک ایسا منقی رجحان ہے جس نے حالیہ برسوں میں سو شل میڈیا کے استعمال سے ہمارے معاشروں کی اقدار کو اہمیتی نقصان پہنچایا ہے۔

ضروری ہے کہ قیامِ امن، پاکستانی ترقی، تضبات اور انحراف کے خاتمے کے لئے تعلیم ناصرف عام کی رہا ہے، بلکہ امن کے فروغ، تنازعات کے حل اور جائے بلکہ لازمی اور مفت تعلیم کی سہولت کے انتظامات بھی لازم ہیں۔ نیز تعلیم مساوی، معیاری اور غیر منصب بھی ہو اور رواداری کو بھی فروغ دے۔

ہر سال، میں الاقوامی یوم تعلیم کا ایک مخصوص موضوع (theme) ہوتا ہے، جو تعلیم کے کسی ایک خاص پہلو کو جاگر کرتا ہے۔ سال 2024 کے عالمی یوم تعلیم کا موضوع "پائیدار امن کیے سیکھنا" (lasting for Learning peace) ہے، جو دنیا بھر میں پائیدار امن کو فروغ دینے کیلئے ایک لازمی امر کے طور پر تعلیم کی گہری اہمیت کو جاگا گر کر رہا ہے۔ تعلیم کو جب افہام و تفہیم، رواداری اور عالمی شہریت کو فروغ دینے کے ایک آئے کے طور پر اپنالی جاتا ہے، تو یہ تنازعات کو کم کرنے، متعدد معاشروں اور تہذیبوں کے درمیان ربط قائم کرنے اور امن کی ثابتی کو پروان چڑھانے میں معادن ثابت ہوتی ہے۔

گیا، یوں اس سال یہ چھٹا عالمی یوم تعلیم ہے۔ سال 2024 کے عالمی منشور کے آرٹیکل 26 میں یوں متحده نے جو عنوان منتخب کیا ہے وہ ہے: "پائیدار امن کے لیے سیکھنا۔"

سکول، نسل پرستانہ رویے اور انفرات اگلیز تقاریر اور ان کے نیچے میں پرتشدد تنازعات میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے، لہذا امن کے فروغ، تنازعات کے حل اور انسانی ترقی کے لیے تعلیم کا فروغ پہلے سے کہیں زیادہ ضروری سمجھا جانے لگا ہے اور تعلیم میقیاں ان کو شعوں میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔

آنہن پاکستان کے آرٹیکل 25 میں تعلیم کے اس حق کو یوں تسلیم کیا گیا کہ دریافت 5 سے 16 سال کی عمر کے تمام بچوں کو اس طریقے سے مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرے گی جس کا تعین قانون کے ذریعے کیا جائے۔

جبکہ زمینی صورت حال یکسر اس کے برکش اور پریشان کرنے ہے۔ یونیکوکی 2023 کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں سکول نہ جانے والے بچوں کی تعداد دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے۔ رپورٹ کے مطابق 5 سے 16 سال کی عمر کے 2 کروڑ 66 لاکھ پہلے سکول نہیں جاتے جو اس عرصے کی مقدار کے حصول کے لئے یہی تعلیم کا عالمی دن مقرر کیا گیا، جس کا مقصد تعلیم کے حق کو تسلیم کرنا، اسے فروغ دینا اور نہیں جاتے جو اس عرصے کی مقدار کے حصول کے لئے 24 کروڑ 66 لاکھ پہلے سکول یونیکوکی اس سال تعلیم کے عالمی دن کو انفرات اگلیز

حقوق کے عالمی منشور کے آرٹیکل 26 میں یوں بیان کیا گیا ہے:

1- ہر شخص کو تعلیم کا حق ہے۔ تعلیم مفت ہوگی، کم از کم ابتدائی اور بنیادی درجہوں میں۔ ابتدائی تعلیم حبری ہوگی۔ فیڈ اور پیشہ و رانہ تعلیم حاصل کرنے کا اعلیٰ عصر ہے۔ معاشروں کی تخلیل میں اس کے اہم کردار کو تسلیم کرتے ہوئے، اقوام متحدہ کی طرف پر ممکن ہو گا۔

2- چھوٹی کو عالمی یوم تعلیم کے طور پر امن اور ترقی کیلئے تعلیم کے کوئی نشوونما ہوگا اور وہ انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے احترام میں اضافہ کرنے کا ذریعہ ہوگی۔ وہ تمام قوموں اور

علمی یوم تعلیم کی اہمیت جغرافیائی، سماجی یا معاشی پس منظر سے قطعہ نظر، سب کیلئے معیاری تعلیم تک مساوی رسمائی پر زور دینے میں مضر ہے۔ یعنی تعلیم سب کیلئے۔ ایک ایسی دنیا میں جہاں تفاوت برقرار ہے، یہ دن تعلیمی عدم مساوات کو دور کرنے اور

جامع انداز میں مل جانے کیلئے مفت تعلیم کے موقع کو بینی ہانے کی فوری ضرورت کی یاد دہانی کو فروغ دیتا

ہے۔ اسی تاظر میں مل جانے کے موقع کو بینی ہانے کی فوری ضرورت کی یاد دہانی کو فروغ دیتا ہے۔

3- والدین کو اس بات کے اختبا کا اولین حق ہو گا کہ ان کے بچوں کو اس قسم کی تعلیم دی جائے گی۔

ایسی تاظر میں اقوام متحدہ کی بجزل اسملی نے 3 دسمبر 2018 کو عالمی امن اور پائیدار امن کے مطابق پاکستان میں سکول نہ جانے والے بچوں کی تعداد دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے۔ رپورٹ کے مطابق 5 سے 16 سال کی عمر کے 2 کروڑ 66 لاکھ پہلے سکول نہیں جاتے جو اس عرصے کی مقدار کے حصول کے لئے 24 کروڑ کے 2 کروڑ 66 لاکھ پہلے سکول نہیں جاتے جو اس عرصے کی مقدار کے حصول کے لئے 16 سال کی عمر کے 44 فیصد بننے ہیں۔ ایسی صورت حال میں تعلیم کے فروغ کی وجہ ہے۔

اس کے لئے جدوجہد جاری رکھنے کے عزم کا اظہار ہے۔

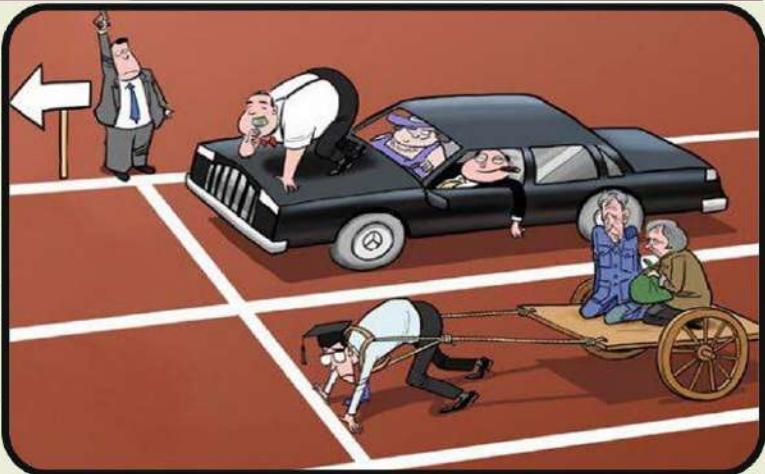
24 چھوٹی کو دنیا بھر میں عالمی یوم تعلیم کے حوالے تعلیم کا پہلا عالمی دن 24 جنوری 2019 کو منیا ہے۔ تعلیم کے اس حق کو انسانی سے منتخب کیا گیا ہے۔

خواتین کو با اختیار بنا: جب خواتین کو تعلیم تک رسائی حاصل ہوتی ہے تو اس سے لاتناتی امکانات کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ تعلیم خواتین کو زیادہ خود مختار، پُر اعتماد اور اپنے حقوق سے آگاہی کے ساتھ ساتھ اپنی زندگی کے بارے میں باخبر فصلے کرنے کیلئے علم اور ہر درجے کے باختیار بناتی ہے۔ یہ خود مختاری دیر پا امن میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ وہ اپنے گھروں اور معاشرے کی مختلف سماجی اور معاشری سرگرمیوں میں فعال طور پر حصہ لینے اور قائدانہ کردار ادا کرنے کیلئے بہتر طریقے سے لمبی ہوتی ہیں۔ تعلیم یافت خواتین اکثر اپنے بچوں کی تعلیم کو ترجیح دیتی ہیں، جس سے سیکھنے اور ترقی کا ایک سفر شروع ہوتا ہے۔ لہذا تعلیم کے ذریعے خواتین کو باختیار بنا نہ صرف ان کے افزاںی سبقتوں میں سرمایہ کاری ہے بلکہ دنیا بھر کے معاشروں میں دیر پا امن اور استحکام کو فروغ دینے کیلئے ایک لازی امر بھی ہے۔

عالی یوں تعلیم اس بات کا اعادہ کرتا ہے کہ تعلیم کس طرح ایک تبدیلی کی قوت کے طور پر کام کرتی ہے اور راداری، تفاہات کے حل اور عالی شہریت کو فروغ دیتی ہے۔ جامع تعلیمی ما جوں کے ذریعے، اسکول، اسائز، طبلہ، والدین، سرکاری و سول سوسائٹی کے ادارے ہمدردی کو فروغ دے کر تنواع کا جشن منانے کے ساتھ خواتین کو معاشرے میں ثبت کردار ادا کرنے کیلئے بااختیار بنا کر ایک اہم کیوں ہے اور وہ امن کو تلقینی بنا نے میں کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔ وہ امن کی راہ میں حائل غیر تصور کو پورا کرنے کے قریب بھی سکتے ہیں۔ سماجی و

ساتھ منصافانہ سلوک کیا جائے۔ تعلیم کے ذریعے ہم ان وجوہات کو روک سکتے ہیں جو لوگوں کو ناراض یا ناخوش کرتی ہیں اور ایک ایسی دنیا بنا نے میں مدد کر سکتے ہیں جہاں ہر کوئی قابل احترام اور قابل قدر محسوس کرے۔ اس طرح ہم ایک ایسی دنیا کیلئے کام کر سکتے ہیں جس میں کم تفاہات اور لوگوں کے درمیان زیادہ سمجھ بوجھ ہو۔

نوجوانوں کو بااختیار بنا: جب نوجوان دنیا میں ہونے والی اہم چیزوں کے



مضبوط اور متحفہ بنا کر ہمیں جوڑ کر رکھنے میں اہم اور ترقیم کے خلاف ایک طاقت و رتیاق کے طور پر کام کرے گی۔ تعلیم امید کی وہ کرن ہے جو معاشروں کو ہم آنکھی، اتحاد اور ایک دوسرے کیلئے افہام و تفہیم اور احترام کے اصولوں پر بنائے گئے مستقبل کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ مزید برآں! تعلیم پاسیدار امن کے قیام میں کیش اچھی کردار ادا کرتی ہے۔

تفاہات کا حل: تعلیم افراد کو تفاہات کے حل کی حکمت عمليوں، ہم دردی اور مختلف نقطہ نظر کو سمجھتے ہوئے ان کیفیت امن اور تعمیری طور پر تفاہات کو حل کرنے کیلئے ضروری مہارتوں سے آزادت کرتی ہے۔ لوگوں کو یہ سکھانا کہ بغیر لڑے مسائل کو کیسے حل کیا جائے، نیز دوسروں کے احساسات کو سمجھنے اور چیزوں کو مختلف نقطہ نظر سے دیکھنے اور انھیں پر امن اور ثابت طریقے سے دلائل اور اختلاف رائے سے غمینے کیلئے درکار صلاحیتوں کو سیکھنے میں تعلیم مدد کرتی ہے۔

رواہاری اور احترام کا فروغ: تعلیم شاہقی نوع کے احترام کی حوصلہ افزائی، ہم دردی اور راداری کو فروغ دیتی ہے۔ یہاں کوچوف زدہ کرنے نے امان کی توبین کرنے کے بجائے اختلافات کو فراخ دلی سے سنبھلے ہوئے ان میں سے کچھ ہمیں میریان ہو کر دوسروں کی مدد اور ما جوں کی حفاظت کر کے دنیا کو ایک بہتر جگہ بنانے کی ذمے داری اٹھانے کے قابل ہناتی ہے۔ نتیجاً اہل کر کام کر کے ہم اپنے اپنے معاشروں اور دنیا میں بیان کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔

تفاہوت، عقائد اور زندگی کے طریقوں کے بارے میں سیکھنے ہیں تو ہم ایک دوسرے کیلئے زیادہ سمجھدار اور میریان بن جاتے ہیں۔ اس سے ہمیں یہ دیکھنے میں مدد ملتی ہے کہ ہمارے اختلافات کے باوجودہ، ہم بہتی مشترکہ اقدار اور تجربہ بات کا اشتراک کر رہے ہوئے ہیں۔ یہ افہام و تفہیم ہماری برادریوں کے



اقتصادی تقاضات کو دور کرنے اور مساوات کے پیغام کو عام کرتے ہوئے تعلیم ایک پر امن دنیا کی تکمیل کیلئے بیان کرنے اور اس سے باہر امن اور ثابت تبدیلی کے لیے مضبوط آواز بن سکتے ہیں۔

دوسروں کو بھی ایسا کرنے کی ترغیب دے سکتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے اپنے معاشروں اور اس کی منظور کچھ بھی ہو یادہ کیں سے بھی آیا ہو۔ یہ اس بات کو تلقینی بنا نے کے بارے میں بھی ہے کہ ایکوں اور لاکیوں کے ساتھ یکساں، نیز تمام لوگوں کے

جس کی کچھ صرف اور صرف عام کے پاس ہے، جس نے پردے کے پیچھے جا کر اپنے دل اور دماغ کے ساتھ فیصلہ کرنا ہے کہ اس نے کس کے "لوٹ میل میل" سے شانچک کرنی ہے۔

ایکشن کے چاند کے بعد ملک بھر میں پر ٹینگ کا کام کرنے والوں کے بھی وارے نیارے ہو گئے ہیں اور وہ رات دن کام کر کے بھی آرڈر پورے کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ وہ چاہتے تو ہیں کو سارا میل خود ہی لوٹ لیں گے ایسا ممکن نہیں۔ اس لیے جن پارٹیوں اور سیاستدانوں کو اپنی مارکیٹگ کیلئے اسے شہروں سے مطلوبہ تعداد میں جھنڈے، بیز، پینا، ٹیکس اور اسٹیکرز، ستیاب نہیں وہ اپنے کارندوں کو بڑے شہروں کی طرف رخ کر کے ہر صورت میں مطلوبہ بیزیں پوری کرنے کے آڑو زدے پکھے ہیں اور اگلتا ہے پر ٹینگ اور پر ٹینگ والے ان لوگوں سے اپنا اگلے انتخابات تک کے عرصے کیلئے اپنے بھن چلانے کے اخراجات پورے کر لیں گے۔ ان سے پوچھنے پر پہنچے تو ہیں وہ کہتے ہیں کہ آج تھی تو یہ ہمارے پاس آئے ہیں بلکہ صاف لفظوں میں آج ہی تو یہ ہمارے باتحاد آئے ہیں۔ گویا بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔

عوام کو سمجھانے والی بات ہے کہ اپنے رہنماؤں کے کل کے وعدوں پر یقین کرنے کے بجائے آج کچھ کرنے کا مطالبہ کریں، کیوں کہ بعد میں "رات گئی بات گئی" والا معاملہ ہو جاتا ہے۔ ابھی جیسے چیزیں انتخابات قریب آتے جائیں گے ان کے "لوٹ میل میلے" میں فراہم کی جانے والی سہولتوں میں اضافہ ہوتا جائے گا، اس لیے آپ سب سے درخواست ہے کہ جلوسوں کو دیکھ کر یا کسی خواتی رہنماء کو اپنے گھر کی دہنیز پر گھردار کیا کر اپنے ہوش و حواس نہ کھو دیں بلکہ اپنی حالت دیکھ کر اور ملک کے حالات دیکھ کر اپنے دل اور دماغ سے درست تجزیہ کر کے 8 فروری 2024 کو پر ٹینگ والے دن پردے کے پیچھے جا کر ہم اور اپنے انگوٹھے کا درست استعمال کریں۔ کیونکہ اس صورت میں آپ کو لوٹ میل میلے سے کچھ ملے یا نہ ملے، کم از کم آپ کا ضمیر تو مطمئن ہو گا اور کیا یہ بہتر نہیں کہ آپ دوسروں کو مطمئن کرنے کے بجائے اپنے آپ کو مطمئن کریں۔

ہمارا اور ہمارے ملک کا مستقبل ہمارے دوست سے وابستہ ہے۔ لہذا آئیے یہ امانت اس کے حق دار کو پہنچا کر خود کو سرخو کریں۔ پاکستان زندہ باد۔



ایکشن کا لوٹ سیل میلہ

ایکشن میں پر ایک کیش سرمایہ جو ہوک دیں اور پھر پتہ مرنہ جاتے گر انتبار ہوتا۔ عوام کلیے اصل خوشی کی بات تو یہ ہے کہ جب سے چلے کہ ایکشن تو ہوئی نہیں رہے۔ اس لیے مختلف سیاستدانوں کو ایکشن کے انعقاد کا یقین ہوا ہے انجوں نے اپنی جیت کی صورت میں عوام کے لیے تھا لیکن سماحت یہ بھی کہتے تھے کہ اللہ جانے ایکشن سہولتوں کا لوٹ میل میلہ گا دیا ہے۔ کوئی ملاز میں کی تھوڑائیں ڈال کر رہا ہے، کوئی جوانوں کی جھوٹی آسمان پر وحدن صاف ہوئی اور عدالت عظیٰ کے فیضے کے بعد ایکشن کا چاند صاف اور کھڑک رہ سامنے آگیا تو پھر تو جیسے تمام سیاستدانوں اور ان کے چلیوں کے پرہرے نکل آئے اور اب وہ پکھنڈوں ہے، کوئی 300 یونٹ فری بھل دینے کی نوید سارا ہے، کسی نے پہلے 50 لاکھ گھروں کا وعدہ کیا تھا اور آج کوئی 30 لاکھ مکان بنانے کو عملی جامہ پہنانے کے وعدے کر رہا ہے۔ کسان کارڈ، پوچھ کارڈ، پانی بھلی اور گیس تو گھروں سے کبھی ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے گی۔ کوئی مہنگائی کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا ہے، کوئی ڈال رکو ٹیچھ لانے اور پیٹھی بڑھ کر دیا جائے کہ اس کے بعد مگر وہ تک دے کر عوام کا حال پوچھ رہے ہیں، بیماروں کی تیمارواری، اس جہاں سے گزر جانے والوں کی فاتح خوانی، شادی والوں کے گھر مبارکبادیں، کسی کا کچھ یا پانچی پاس ہوئے تو ان کی مہارک باد۔ الغرض عوام اور ان کے محبوب قائدین پیار و محبت اور اتفاق و اتحاد کی ایک ایسی لڑی میں پوچھے جائے گی کیا؟ پکھو، رلاو گے کیا؟

الغرض ہر کوئی دوسرے سے بڑھ کر ہمارے لیے لگتا ہے کہ اب اس رشتے کو قیامت کی صبح تک کوئی توڑنیں سکتیں اور ایسا لگتا ہے کہ اب شیر اور بکری ایک صرف ان کے انتخابات میں فتح یاب ہونے کی، گھنات سے پانی بھی پیشیں گے لیکن ہم "خوشی سے تسلیم" ہیں جسے دیتے ہیں اسی تسلیم کی وجہ سے ایکشن کا مستقبل ہمارے دوست سے وابستہ ہے۔

خدا خدا کر کے ایکشن کا ہدہ چاند ہماری ان گناہ گار آنکھوں کی زیست میں ہی چکا ہے جسے کچھ لوگ چھپانے اور کچھ نظر آنے کے بھاہ ڈھونڈ رہے تھے اور ہر آئے دن یہی گماں ہوتا تھا کہ کہیں اس لئے چاند کے آگے پھر کوئی بادل یا غیر تینی کی وہندہ نہ چھا جائے اور ہم ایک بار پھر ایکشن کا "سیل میلہ" لوئے سے محروم رہ جائیں۔

لیکن اللہ بھلا کرے چیف جسٹس آف پاکستان جناب قادری فائز علی صاحب اور ان جیسا ماں نہیں رکھنے والوں کا جمیون نے 8 فروری 2024 کو عالم انتخابات کرنے کے فیضے کو پھر پر لکیر قرار دے کر معاملہ ہی حل کر دیا۔ حالانکہ چند نئی نیز نے بھی ایکشن ملتوی کرنے کیلئے بیہت میں قرار دیں بھی معچ کروائیں، جن کے جواب میں ایکشن کیمیشن نے نئی قائم کر دیا کہ اس سطح پر جب کہ ایکشن کی تیاریاں مکمل ہیں، انتخابات کو ملتوی نہیں کیا جاسکتا اور اب تو پر ٹینگ پر لس میں تقریباً 25 کروڑ بیٹ پیپرز کی چھپائی کا کام بھی پھر پور طریقے سے جاری و ساری ہے اور آج جب کہ ایکشن میں صرف 15 دن باقی ہیں ظاہر انہیں ملتوی کرنے کی کوئی جگہ سامنے نظر نہیں آتی۔

اس سے پہلے ایکشن کے انعقاد کا اعلان ہو جانے کے باوجود جب تک ایکشن کو ملتوی کرنے کے مختلف طیارے میں تھے تو سیاستدان بھی تھے کہ یہندہ پاکستان ناپ تو قدم رکھ رہے تھے کہ یہندہ ہم اپنی

قومی معیشت اور عوام



مگر ان حکومت، تو آخراں کامل کیا ہے؟ غریب کی آواز سنے والا کون ہے یہاں؟ بھی خیال آئے تو عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ کچھ دن پہلے ایک سروے کرنے کا موقع ملا، اس دوران ایک ماں بی بینک کو خود مختاری دی اور حکومت سے آزاد کیا، ملک میں ریکارڈ ریبی میں آئے، یعنی پیرون پا کستان خاتون ہیں، کرائے پر بھی ہیں، ایک بیٹا ہے لیکن اپنے ملک میں بہت پیسہ بچتا، کوونا کی وا لوگوں نے ملک کے صرف سفر کے لئے بھی بچتا ہے۔ جو بھی حکومت آتی ہے وہ قرضے لیتی ہے اور ملک کو چلاتی ہے، جیسے ہم اب وہ دماغی طور پر محدود ہے۔ وجہ صرف ہے مطابق مہنگائی کا 8 فیصد ہدف پورا نہ ہوا۔ مہنگائی روزگاری۔ جب ایک جوان انسان کا جواب پر گھر کا واحد لفظ ہوا چاک تو کری چلی جائے، کوئی کام نہ ملے تو وہ پاگل ہی ہو جائے گا۔ ماں جی اپنے پاگل بیٹے کو پانے کے لیے لوگوں کے گھروں میں کام کرتی ہیں لیکن مہنگائی کی وجہ سے اب دو وقت کی روٹی بھی نہیں کھا سکتی۔ یہ سب بتاتے ہوئے ان کی انکھیں اٹکتا ہو گئیں۔

میرا سوال ہے حکومت وقت سے کہ کیا ہماری معیشت اس قدر بدحال ہو گئی ہے جو کسی غریب کے دکھوں کا مد انہیں کر سکتی؟ ایک روتی سکتی ماں کے آنسو نظر نہیں آتے ہیں؟ کیا یہاں کوئی بھی ایسا حکومان نہیں جو اس ماں کو دو وقت کا کھانا دے سکے؟ کیا پاکستان میں رہنا ایک سزا بن گیا ہے؟ اس حد تک نوبت آ گئی ہے یا تو غریب مر جائے یا ملک بدر ہو جائے۔ ایک سوال میں سب کیلئے چھوڑ رہی ہوں، ہماری اشرافیہ جو ہر ماہ ولڈ ٹور پر کروڑوں ترقی کر سکتی ہے کیا کسی غریب کو دینے کیلئے چند ہزار بھی نہیں؟

کی ہر چیز مہنگی ہوئی رہی۔ دیکھا جائے تو گزشتہ دو

سیاست کرتی ہے، حالانکہ معیشت کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے۔ معیشت کو سنجیدگی کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ہمارے ہاں حکومتیں معیشت کو سنجیدگی سے لے کر چلے پر تیار نہیں ہوتیں۔ بھی وجہ ہے کہ ہمارا ملک قرضوں کے بوجھ تک دیتا ہے چلا جاتا ہے۔ جو بھی حکومت آتی ہے وہ قرضے لیتی ہے اور ملک کو چلاتی ہے، جیسے ہم بھکاری ہوں۔ اور اس سے بھی لگتا ہے جیسے افتادار بڑھنے کی شرح 1.8 فیصد سے زیادہ رہی۔

اقتصادی سروے کے مطابق گزشتہ حکومت میں زراعت، افغانی اور سروہز مکمل کے اہداف حاصل ہوئے، زراعت میں شرح نمو 4.4 فیصد رہی، صفت میں شرح نمو 7.2 فیصد رہی اور خدمات کے شعبے میں شرح نمو 6.2 فیصد رہی، بڑھنے کی شرح 1.8 فیصد سے زیادہ رہی۔

بڑھنے کی شعبے میں شرح نمو 10.5 فیصد رہی۔ اقتصادی سروے کے مطابق بھلی کی بیدا اور اقسام کی شرح نمو 7.2 فیصد رہی جبکہ موصلات اور ٹرانسپورٹ میں ترقی کی شرح 5.4 فیصد رہی اور ساتھ میں اقتصادی سروے کے مطابق فی کس آمدن 2 لاکھ 464 ہزار 414 روپے رہی اور گیارہ ماہ میں تکلی برآمدات ریکارڈ 29 ارب ڈالر جیسے ترقی کی شعبے میں شرح نمو 8.7 فیصد رہی۔

میں یہ سوچ کر جران ہوں کہ یہ سب اگر ہو اے تو کہاں ہے؟ ملک ترقی کیوں نہیں کر رہا؟ پھر ہر انسان پریشان کیوں ہے؟ مہنگائی کا جو مجن پیٹی آئی ایف کی شرائط پر ملک میں ڈالر کی قیمت بڑھتی رہی، پڑول کی قیمتیں بڑھیں، بھلی کی قیمت ہو سکا۔ نتواءً شہزاد شریف قید کر سکے، نہ ہی

مہوش فضل مہنگائی نے عام آدمی کی زندگی مشکل ترین بنا دی ہے۔

کچھ سال پہلے کی بات ہے 5 ہزار میں گھر کا ماہان راشن آ جاتا تھا۔ اور آج اس 5 ہزار میں چند چیزوں آتی ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ کبھی کسی نے جانتے کی کوشش کی ہے؟ وجہ ہماری معیشت کی تباہ حالی ہے۔

کسی بھی ترقی یافتہ ملک میں ایسے حالات نہیں ہوتے جیسے یہاں ہیں۔ امیر اس قدر امیر ہے کہ جسے وہ کسی ریاست کے گدی لشیں ہوں اور غریب اس قدر غریب ہیں کہ جیسے وہ لاوارث ہوں۔ جو درمیان کا طبق ہے جسے ہم مُل کا کاتھ کہتے ہیں وہ تو ختم ہی ہو گئے ہیں یا ایسا کہہ سکتے ہیں کہ مُل کا اس اب لور مُل کا اس میں بدل چکی ہے کہ ان کو ضروریات زندگی کیلئے دن رات ایک کرنا پڑتا ہے لیکن پھر بھی وہ روز بروز بڑھتی مہنگائی سے ہار جاتا ہے۔

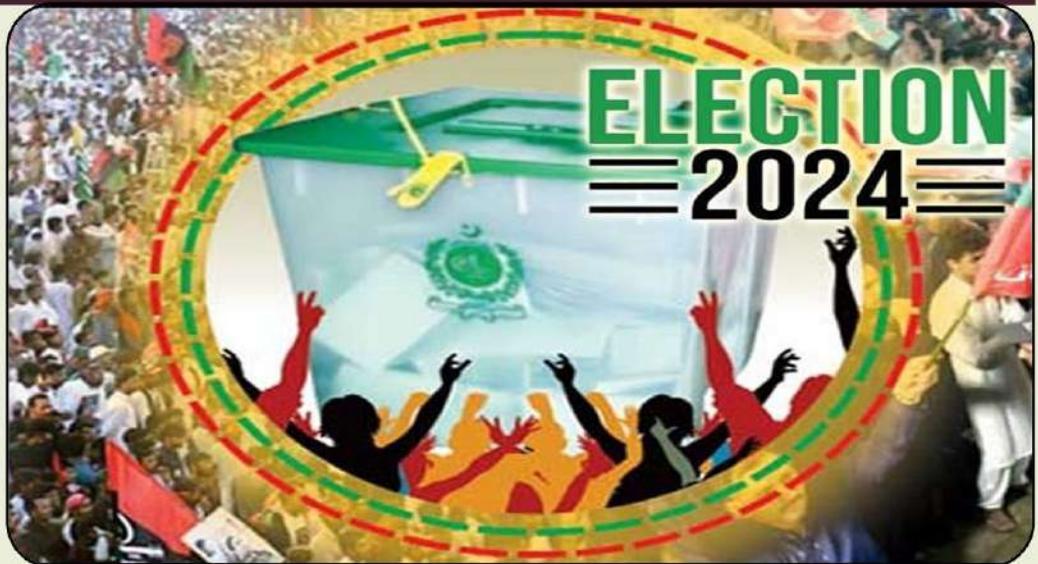
ہمارا ملک اس وقت معافی طور پر دیوالی ہونے کو بے، اور ہم ابھی تک ملکی معیشت پر سیاست کر رہے ہیں۔ حکومت کو دیکھیں تو وہ بھی ملکی معیشت پر سمجھیہ نہیں لگ رہی۔ جس میں پڑول کی قیمتیں کو ایک مہینے میں متعدد بار بڑھانا معافی طور پر ایک غیر مسجدی عمل تھا کیونکہ ہمارے ملک میں معیشت اور سیاست کو ساتھ چلایا جاتا ہے جس کا نقصان ہمارے ملک اور عوام کو ہی اٹھانا پڑتا ہے۔

بدقتی سے ہمارے ملک میں حکومت اس معیشت پر

انتخابی عمل میں براہ راست حصہ لے سکے اور اپنے مسائل کے حل کیلئے وہ اپنی آواز خود بن سکے۔ عام آدمی اس کیلئے بلدیاتی نظام حکومت کو موزوں قرار دینا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے نمائندوں نے تو وہ آئینی اصلاحات کرنی ہیں جس سے اس کے اقتدار کو دوام ملے، لیکن عام آدمی کے مسائل کا حل بلدیاتی اداروں کے موثر ہونے سے یہ ہو سکتا ہے۔ اس لیے جہاں ایکشن کمیشن اور پالیسی ساز اداروں کو عام آدمی کو انتخابات میں شمولیت کے حوالے سے ٹھوں اقدامات کرنے ہیں، وہاں بلدیاتی نظام کیلئے بھی آواز بلند کرنی ہے۔

عام آدمی ایک اوسوال بھی کرتا ہے کہ جو ایک اس ملک میں صدر اور وزیر اعظم کے عہدوں پر فائز رہے چکے ہیں ان کیلئے کوئی ایسا ادارہ ہبلا جائے جہاں وہ "تحکیم نیک" کے طور پر ملک کی ترقی کیلئے کام کر سکیں۔ کتنی جگ پہنچائی ہوئی ہے کہ ملک کے سابق صدر اور وزیر اعظم ایم این اے کیلئے لڑ رہے ہیں اور ایکشن جیتنے کیلئے ہر طرح کے حرabe استعمال کر رہے ہیں۔ خدا را اس پر قدغن لگانی جانی چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ موجودوں کی سیاست کا انشو بھی اہم ہے۔ آپ مشاہدہ کرنا کہ مختلف ایکشن میں باپ، بیٹا، بیٹی، بھائی، بیچارا، خالہ غرض سب کے سب ایکشن لڑتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ ایکشن کمیشن کو اس کیلئے بھی آئینی ترمیم کرنی چاہیے اور اگر کوئی سیاست دان گزشتہ چار، پانچ یا سوں سے ایکشن لڑ رہا ہے تو اس پر بھی پابندی لگائی جائے اور ایسا نظام وضع کیا جائے جس میں ہر ایکشن میں سیاسی جماعت کو پابند کیا جائے کہ وہ نئے چہروں کو سیاسی میدان میں قسمت ازماں کا موقع دیں۔

عام آدمی یہ سوال بھی کرتا ہے کہ ترقی یافتہ ملکوں کی طرح ہمیں بھی ملک کو ترقی یافتہ بنانے کیلئے دورس پالیسیاں بنانی چاہیں اور ہر حکومت کو ان پر عمل بجرا ہونے کیلئے پابند کیا جائے۔ حکومت چاہے کوئی بھی ہو، ان پالیسیوں کو جاری رکھنا ان کا اولین فرض ہو اور کوئی بھی حکومت ان کو ختم نہ کر سکے۔ عام آدمی کے مطابق بھی وہ اقدامات ہیں جس کے ذریعے ملک کے عام آدمی کے مسائل انتخابی عمل میں براہ راست شامل ہو کر حل ہو سکیں گے ورنہ بھیس کی طرح اگلے انتخابات میں بھی ان ہی امراء اور اشرافیوں کو ہی اپنا مانی باپ سمجھتے ہوئے اُنہیں دوست دینے پر مجبور ہوں گے۔



جاوید نذر

سیاستدانوں نے انتخابات میں ہمیشہ عام آدمی کے مسائل کو کیش کر دیا ہے، لیکن اُنھیں حل نہیں کیا۔ ملک میں بارہویں عام انتخابات 8 فروری 2024 کو موقوع ہیں۔ تمام پارٹیوں کی انتخابی مہم جو جنوری کے آغاز تک مختصر نظر آ رہی تھی اب بڑی دیری کے آخری میثاق میں اس میں بھی تجزیہ دکھائی دے رہی ہے اور صحیح معنوں میں انتخابی ماحول بن چکا ہے، جس میں حرفی جماعتیں ایک دوسرے پر وار کرتی نظر آ رہی ہیں۔

انتخابات اور عام

ہماری بد قسمتی یہ ہے کہ پھر وہی جماعتیں اور وہی اس تمام صورتحال میں عام آدمی جہاں انتخابی پھرے اقتدار میں آ جائیں گے اور عام آدمی کے سرگرمیوں سے محظوظ ہو رہا ہے وہاں اس کے ذہن میں بہت سے سوال بھی ابھر رہے ہیں۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ پاکستان کے قیام کم و میش پون صدی بیت چکی ہے اور پہلے ایکشن سے لے کر موجودہ ایکشن موجودہ حکومت کا کام ہوتا ہے لیکن ان حکومتوں نے تو عام سے دو وقت کی روٹی بھی جیسیں لی ہے اور ہر حکومت سابقہ حکومت کو ان مسائل کا ذمہ دار ہے کہ بھی کچھ معنوان میں اپنے مسائل کو حل کر دے سکے گا؟ کیا وہ اپنے حقوق سے متعلق آئین سازی کروا سکے گا اور اس پر عملدرآمد کرو سکے گا؟ کیا اقلیتوں کی شفیقیں کھینچیں وہ کم تحریکتی ہے وہ بڑھ سکیں گی؟ کیا اقلیتوں کی بھی برادرست ایکشن میں حصہ لے سکیں گی؟ یا انہیں سلیکشن کے لالی پاپ پر غلام اجاتارے گا؟ کیا کبھی ایکشن میں ایسی تبدیلیاں آئیں گی کہ عام کیلئے کوئی حکومت بھی خوش اقدام نہیں کر سکے؟

عام آدمی ایکشن میں حصہ لے سکے گا؟

عام آدمی دیکھتا ہے کہ جب سے پاکستان وجد میں ہے اور اب تو پڑول بھی ستا ہو گیا ہے اور اب تو آئیں ایم ایف سے قرض کی قسط بھی مل چکی ہے تو اب بھی وہ سوال کرتا ہے کہ ایکشن کمیشن کو اس قرض کی تراہیم ہیں؟ پہلی بڑی بڑھ رہا ہے ہیں؟ مٹن اور بیف تو عام آدمی کی پہنچ سے باہر تھا ہیں ایک اسی اپنے مسائل کے ساتھ وہیں آئیں اور ایکشن کمیشن میں پہنچ کر اپنے مسائل کے طرف سے جو شنان الاث کیے گئے وہ عجیب و غریب ہیں۔ خیر یا پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار نہیں ہوا، اس سے پہلے پاکستان پہلے پارٹی اور مسلم لیگ بھی یہ بڑھ کر بچی ہیں۔ تجزیہ نگار اپنے تجربے کی بنیاد پر پیش گویاں کر رہے ہیں کہ فلاں جماعت حکومت بنائے گی جبکہ پیشتر تجزیہ نگار اور ایکٹر پر سزا متفق ہیں کہ مخلوط حکومت ہی بنے گی کیونکہ کوئی بھی جماعت سادہ اکثریت حاصل کرنے کی پوری شان میں نہیں ہے۔